الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

منفرد دینی ملی تحقیقی ادبی

ترجمانِ فدایانِ مصطفیٰ

شمارہ ربیع الاول شریف ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کو خرافات سے پاک رکھا جائے — اداریہ

اخلاق عالیہ سرور کائنات ﷺ — حافظ محمد اکبر جتوئی لاہور

میت کے حقوق اور اس کی ادائیگی کا مسنون طریقہ — مفتی خورشید احمد صدیقی ملتان شریف

دعائے خلیل ؑ ولادت نبی ﷺ — سید صالح محمد شاہ ہاشمی لاہور

مایوسی گمراہی ہے — مولانا محمد ثاقب نقشبندی، ملتان شریف

در یتیم ﷺ کا یتیموں سے پیار کرنا — حافظ محمد لقمان اشرف راہوالی

خانوادہ رسول ﷺ — ڈاکٹر مہ جبین انس ملتان شریف

آل رسول ﷺ — عافیہ اکبر لاہور

مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ — محمد عمیر اکبر لاہور

قارئین کو جشن عید میلاد النبی ﷺ مبارک ہو

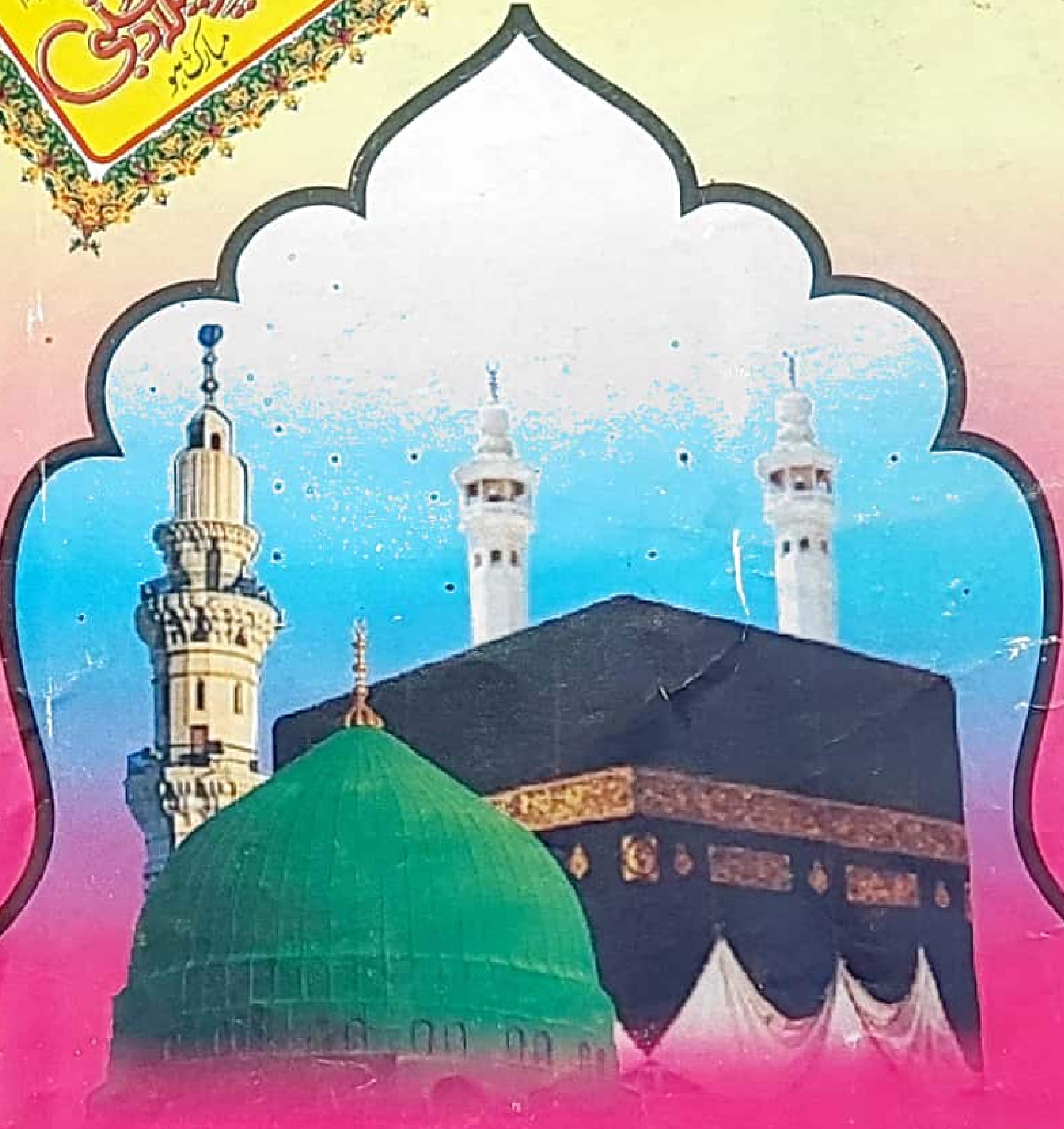

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن فدایانِ مصطفیٰ پاکستان

بیادگار اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ الشاہ
بریلی شریف

شمارہ 12 — منفرد دینی ملی تحقیقی ادبی — جلد 22

ترجمان فدایان مصطفٰے

شمارہ ربیع الاول شریف ۱۴۳۴ھ جنوری 2013ء

زیر سرپرستی
مفتی ڈاکٹر نجیب احمد ہاشمی صاحب
زیر نگرانی
علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی صاحب — لاہور

چیف ایڈیٹر: حافظ محمد اکبر جتوئی — لاہور
ایڈیٹر: ابو القمان حافظ محمد اشرف رضا قادری — راہوالی
مینجنگ ڈائریکٹر: الحاج محمد تنویر خان — کراچی
سرکولیشن منیجر: پیر لیاقت علی قادری — قصور
شعبہ اشتہارات: قاری محمد اسحاق مدنی — عارف والا

مجلس ادارت
حضرت علامہ محمد حنیف چشتی راہوالی
حضرت علامہ محمد ثاقب نقشبندی ملتان
صوفی سعید احمد چشتی رحیم یار خان
سید جاوید حسین شاہ وہاڑی
مولانا شفقت رسول اسد پاک پتن
سید سرور عالم قادری کراچی
حضرت مولانا محمد عابد شفیع چشتی جتوئی
سید محمود الحسن شاہ عارف والا
ڈاکٹر منظور احمد سعیدی بہاولپور
سید طاہر عباس شاہ شہر سلطان
راؤ محمد اکمل خان سلیم مظفر گڑھ
ملک محمد عمران یوسف ملتان
محمد اسلم شاد کمیر محمد پناہ ساہیوال

اس شمارے میں

نمبر شمار	اس شمارے میں		صفحہ نمبر
1	اداریہ جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کو خرافات سے پاک رکھا جائے	چیف ایڈیٹر کے قلم سے	2
2	اخلاق عالیہ سرور کائنات ﷺ	حافظ محمد اکبر جتوئی	3
3	ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ	حاجی تنویر خان	5
4	میت کے حقوق اور اس کی ادائیگی کا مسنون طریقہ	مفتی خورشید احمد صدیقی	7
5	دعائے خلیل علیہ السلام و ولادت نبی ﷺ	سید صالح محمد شاہ ہاشمی	11
6	در یتیم ﷺ کا یتیموں سے پیار	حافظ محمد لقمان اشرف	12
7	خانوادۂ رسول ﷺ	ڈاکٹر مہ جبین انیس	13
8	مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ	محمد عمیر اکبر	16
9	مایوسی گناہ ہے	مولانا محمد ثاقب نقشبندی	17
10	آل رسول ﷺ	عافیہ اکبر	19

برائے خط و کتابت
حافظ محمد اکبر جتوئی روزنامہ جنگ ڈیوس روڈ لاہور 042 36368071
حافظ محمد اشرف رضا چشتی شاہ جمال راہوالی گوجرانوالہ 0334/4421940

ہدیہ فی شمارہ 20 روپے

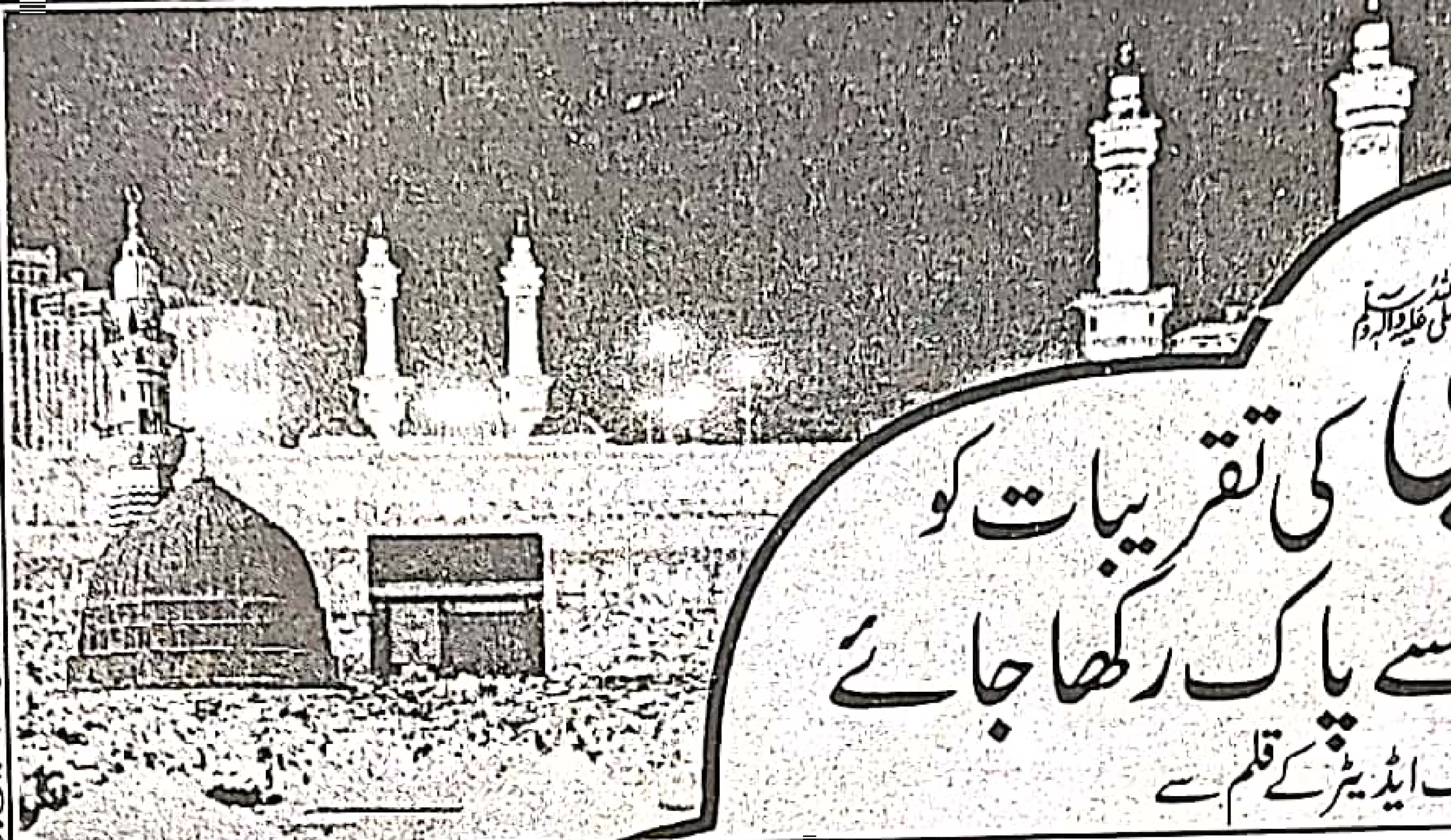

اداریہ

جشن عید میلاد النبی ﷺ کی تقریبات کو خرافات سے پاک رکھا جائے

چیف ایڈیٹر کے قلم سے

الحمدللہ ایک بار پھر عالم اسلام کے عشاقان رسول ﷺ کو حضور پرنور ﷺ کی ولادت بہ سعادت یعنی عید میلاد النبی ﷺ منانے کی سعادت نصیب ہورہی ہے۔۱۲ ربیع الاول کی تاریخ ایک مقدس تاریخ ہے کیونکہ اس تاریخ کو سرور کائنات ﷺ دنیا میں تشریف لائے جسے عشاقان رسول ﷺ نہائت عقیدت و احترام سے مناتے ہیں۔میلاد شریف کی محافل،نعت خوانی،جلسے جلوسوں کا اہتمام کیا جاتا ہے مگر بعض مقامات پر عقیدت ومحبت کے نام پر جلوس میں خرافات نظر آتی ہیں جو کسی صورت میں بھی جائز نہیں ہے۔ہمارے علماء کرام پتہ نہیں کس مصلحت کے تحت اس کے خلاف آواز نہیں اُٹھاتے۔نتیجتاً ہمارا مسلک اہل سنت بدنام ہورہا ہے۔بعض محافل نعت میں نام نہاد کمرشل نعت خوان عجیب وغریب چمکیلے لباس زیب تن کئے ڈھول ڈھمکوں کے ساتھ فلمی گانوں کی طرز پر نعت خوانی کرتے ہیں۔یہ نام نہاد نعت خوان ٹائم دینے سے پہلے محفل کرانے والوں کو پابند کرتے ہیں کہ کسی عالم دین کی تقریر نہیں ہونی چاہیے۔مخالفین اہل سنت ان جیسی محافل میں بھرپور تعاون کرتے ہیں تاکہ ان کی تبلیغ ختم ہو جائے یہ اہل سنت کے خلاف بہت بڑی سازش ہے۔حالانکہ سرکار دو عالم ﷺ کی مدح سرائی دلوں پر اثر کرتی ہے۔ثناخوان مصطفےٰ ﷺ باریش اور پابند صوم وصلوٰۃ ہوتو محفل میں روحانیت طاری ہوجاتی ہے۔اور لوگوں کے دلوں میں عشق رسول ﷺ کی شمع روشن ہوجاتی ہے۔اسی طرح میلاد شریف کے جلوس کو بھی خرافات سے پاک رکھا جائے یعنی پاک صاف ہوکر صاف ستھرالباس پہن کر باوضو، درودوسلام پڑھتے ہوئے جلوسوں میں شامل ہوں اور شام کو گلی محلوں میں پہاڑیاں بنانے کی بجائے محافل میلاد کی تقریبات منعقد کی جائیں۔

جن میں کسی مستند عالم دین کو بلایا جائے جو سرکار دوعالم ﷺ کی تشریف آوری کے اصل مقاصد بیان کرے۔اور محبت رسول ﷺ کا پیغام عوام الناس تک پہنچائیں۔

جشن عید میلاد النبی ﷺ کو میلے کے طور پر نہ منایا جائے۔بلکہ اس موقع پر سرکار دوجہاں ﷺ کی سیرت عشق ومحبت کو عام کیا جائے۔پہاڑیاں اور کارٹون ودیگر میلے ٹھیلے جیسے سماں پیدا کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرنے کی بجائے اس کی ہرممکن حوصلہ شکنی کی جائے اور ایسی نمائشوں کو ہرگز نہ ہونے دیں خواتین اور بچیوں کو بھی بازاروں میں نہ لائیں۔

بلکہ ان کو یہ ترغیب دیں کہ آج کا دن اہم ہے اس میں زیادہ تر وقت عبادت میں گزاریں۔اور رب کائنات کا شکریہ ادا کریں کہ اس باری تعالیٰ نے اپنے ایسے محبوب کریم ﷺ کا ہمیں اُمتی بنایا ہے۔جن کا امتی بننے کے لئے حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے بھی دعائیں کیں تھیں۔اللہ تعالیٰ ہمیں سرکار دوجہاں ﷺ کا پکا اور سچا عاشق بنائے۔آمین

اخلاق عالیہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر حافظ محمد اکبر جتوئی لاہور

اخلاق کا تعلق مظاہرے سے نہیں معاملے سے ہے، اور حضور ﷺ نے فرمایا "میں مکارم اخلاق کی تکمیل کرنے آیا ہوں" اور خود اللہ تعالیٰ نے آپ کی تعریف میں فرمایا: وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیم (یقیناً آپ اخلاق کے عظیم مرتبہ پر فائز ہیں) آپ سب سے زیادہ جراءت مند تھے اور سخاوت میں سب سے بڑھ کر تھے۔ فقر کا خوف کبھی دامنگیر نہیں ہوا۔ اور شجاعت ایسی کہ جب اچھے اچھے جانبازوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو آپ اپنی جگہ قائم رہے۔ نہایت نرم طبیعت، ہمیشہ سچ بولنے والے اور وعدے کے پکے تھے۔ آپ نہ ترش رو تھے نہ لغوگو۔ آپ ہنستے تو صرف تبسم فرماتے۔ قہقہہ نہیں لگاتے تھے۔ بردباری، قوت برداشت، درگزر، اور صبر آپ کی طبیعت ثانیہ تھے۔ حتیٰ کہ دشمنوں کی ایذارسانی جتنی بڑھ گئی، آپ کے صبر و حلم میں کمی کی بجائے اتنا ہی اضافہ ہوتا گیا۔ آپ نے اپنی ذات کیلئے کبھی انتقام نہیں لیا۔ اگر غصہ آتا بھی تو جلد راضی ہو جاتے۔ آپ سب سے زیادہ حیادار پست نگاہ تھے۔ اپنی نظریں کسی کے چہرے پر گاڑتے نہیں تھے۔ جب آپ کو کوئی بات ناگوار گزرتی تو چہرے سے پتہ چل جاتا۔ آپ کسی کو کوئی سخت بات منہ پر نہ کہتے۔ اگر کسی دوسرے کی کوئی ناگوار بات آپ کو معلوم ہو جاتی تو نام لے کر اس کا ذکر نہ کرتے، بلکہ یوں فرماتے کہ کیا بات ہے کچھ لوگ ایسا کر رہے ہیں۔ جب کسی کی طرف توجہ کرتے تو پورے وجود کے ساتھ متوجہ ہوتے۔ جب آپ خوش ہوتے تو چہرہ دمک اٹھتا اور جب غصہ آتا تو چہرہ سرخ ہو جاتا۔ آپ شروع ہی سے بلند ترین مرتبہ کے عادل، امین اور صادق تھے۔ حتیٰ کہ ایک بار ابو جہل نے بھی آپ سے کہا کہ ہم لوگ آپ کو جھوٹا نہیں کہتے۔ بلکہ آپ کے پیغام کو جھٹلاتے ہیں۔ آپ تکبر سے دور رہتے اور صحابہ کرام کو اپنے سامنے کھڑے رہنے سے منع فرماتے۔ صحابہ میں کسی امتیاز کے بغیر ایک عام آدمی کی طرح بیٹھتے تھے۔ مسکینوں کی بیمار پرسی فرماتے، غلاموں کی دعوت قبول فرماتے، اور غریبوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے۔ آپ کی گفتگو میں شائستگی اور شگفتگی ہوتی اور مطلب واضح ہوتا الفاظ نکھرے نکھرے فقرے واضح، اور انداز بے تکلف ہوتا۔ آپ عرب کے ہر قبیلہ سے انہیں کی بامحاورہ زبان میں گفتگو فرماتے۔ بلاضرورت نہ بولتے اور جب بات کرتے تو شروع سے آخر تک ہر لفظ واضح ادا فرماتے۔

جب اشارہ فرماتے تو پوری ہتھیلی سے اشارہ فرماتے۔ ہر قوم یا قبیلہ کے معزز کی تکریم فرماتے۔ لوگوں کی شرارتوں اور فتنوں سے محتاط رہتے اور ان سے بچاؤ اختیار فرماتے۔ کسی چیز کی مذمت نہیں فرماتے تھے۔ اپنے ساتھیوں کا حال احوال دریافت فرماتے۔ غافل کبھی نہ ہوتے، ہمیشہ مستعد رہتے۔ اپنے لئے کوئی امتیازی جگہ مخصوص نہ فرماتے۔ مجلس میں جاتے تو جہاں جگہ مل جاتی وہیں بیٹھ جاتے اور دوسروں کو بھی ایسا ہی کرنے کی نصیحت فرماتے۔ آپ کی مجلس حلم و حیاء اور صبر و امانت کی مجلس ہوتی۔ وہاں نہ آوازیں بلند کی جاتیں، نہ گپ بازی ہوتی تھی

اور نہ ہی کسی کی عزت پر حرف آتا تھا۔ اگر کوئی بات کر رہا ہوتا تو کوئی دوسرا اس وقت تک منہ نہ کھولتا جب تک پہلا اپنی بات مکمل نہ کر لیتا۔ آپ کسی کو شرمندہ نہ کرتے اور کسی کی توہین روا نہیں رکھتے تھے۔ آپ اپنی مجلس میں سب سے زیادہ باوقار ہوتے۔ اگر کوئی شخص نامناسب بات کرتا تو منہ پھیر لیتے۔ کسی کا نقص نہ نکالتے اور کسی کی مذمت نہ فرماتے۔ اپنے آپ کو نمائش اور ریاء سے، چیزوں کی کثرت سے، اور بے معنی باتوں سے بچا کر رکھتے زیادہ غصہ نہ فرماتے۔ جس چیز کی خواہش نہ ہوتی اس کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ آپ نرم خو تھے۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر اظہار تشکر فرماتے تھے۔ کسی چیز کو برا نہیں کہتے تھے۔ کھانا جس قسم کا سامنے آجاتا تناول فرما لیتے، نہ برائی کرتے نہ تعریف۔ کوئی اگر کسی امر حق کی مخالفت کرتا تو آپ کو غصہ آجاتا لیکن خود اپنے ذاتی معاملہ پر آپ کو کبھی غصہ نہیں آیا۔ اور نہ ہی کسی سے کبھی کوئی انتقام لیا۔

انسان کے حالات کا واقف بیوی سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے۔ بعثت کے وقت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے نکاح کو ۱۵ سال بیت چکے تھے۔ وہ آپ کو ان الفاظ میں تسلی دیتی تھیں۔ "خدا کی قسم، اللہ آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، دردمندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، تہی دستوں کا بندوبست کرتے ہیں، مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں حق کے مصائب پر اعانت کرتے ہیں"۔

اب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایات ملاحظہ فرمائیے۔ فرماتی ہیں۔

☆......آپ کسی کو برا بھلا نہیں کہتے تھے۔

☆......آپ برائی کے بدلے میں برائی نہیں کرتے تھے بلکہ درگزر کرتے اور معاف فرما دیتے تھے۔

☆......آپ کو جب دو باتوں کا اختیار دیا جاتا تو وہ اختیار فرماتے جو آسان ہوتی، بشرطیکہ گناہ نہ ہو۔

☆......آپ نے کبھی کسی سے ذاتی معاملہ میں انتقام نہیں لیا۔

☆......آپ نے نام لے کر کبھی کسی پر لعنت نہیں کی۔

☆......آپ نے کبھی کسی غلام، لونڈی، عورت اور کسی جانور کو ہاتھ سے نہیں مارا۔

☆......آپ نے کبھی کسی کی درخواست رد نہیں فرمائی جب تک وہ ناجائز نہ ہو۔

☆......آپ جب گھر کے اندر تشریف لاتے تو ہنستے اور مسکراتے ہوئے آتے۔

☆......آپ دوستوں میں پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھتے تھے۔

☆......آپ باتیں ٹھہر ٹھہر کر اس طرح فرماتے تھے کہ اگر کوئی یاد رکھنا چاہے تو رکھ لے۔

☆......آپ اپنے جوتے خود ٹانکتے، اپنے کپڑے خود سی لیتے، اور اپنے کام خود ہی کر لیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کے اخلاق و عادات کے متعلق سوال کیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ:

☆......آپ خندہ جبین، نرم خو، مہربان طبع تھے۔ سخت مزاج اور سنگدل نہ تھے۔

☆......بات بات پر غصہ نہیں کرتے تھے اور کوئی برا کلمہ منہ سے نہیں نکالتے تھے۔ کوئی ایسی بات ہوتی جو آپ کو ناپسند ہوتی تو اغماض برتتے تھے۔

☆......مزاج شناس آپ کے تیور سے آپ کا مقصد سمجھ جاتے۔

☆......آپ نے ۳ چیزیں اپنے نفس سے بالکل دور رکھیں۔ بحث مباحثہ، ضرورت سے زیادہ بات کرنا، جو بات مطلب کی نہ ہو اس میں نہ پڑنا۔

☆......دوسروں کے بارے میں بھی ۳ باتوں سے پرہیز کرتے تھے۔ کسی کو برا نہیں کہتے تھے۔ کسی کی عیب گیری نہیں کرتے تھے اور کسی کے اندرونی حالات کی ٹوہ میں نہیں رہتے تھے۔

(بقیہ صفحہ نمبر 21)

ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

تحریر حاجی تنویر خان حال مقیم دبئی

ہمارے آقا و مولیٰ نبی کریم، رؤف الرحیم، عین النعیم، سرور کائنات، فخر موجودات، سید المرسلین، خاتم النبین، رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، محبوب رب اللعالمین، نبی الاولین و الآخرین، حبیب کبریا، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبےٰ، محمد رسول اللہ ﷺ ہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ رب العالمین نے اپنے حبیب اقدس و اکمل جناب رسول اکرم و اجمل، اطیب و اطہر کو جن عظمتوں اور رفعتوں سے نوازا ہے وہ اللہ کی مخلوق میں کسی اور کو حاصل نہیں آپ کے جمال وجلال وکمال کی کائنات میں کوئی مثال نہیں۔

ان کی شان کا کون اندازہ لگا سکتا ہے جن کے نور کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب چیزوں سے پہلے اپنے نور سے پیدا فرمایا جن کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس وقت شرف نبوت سے مشرف کیا جبکہ آدم علیہ السلام کو ابھی خلعت وجود عطا نہیں ہوا تھا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا کائنات کی ہر شے میں جن کا نور جلوہ گر ہے اور جن کی ہستی سے کائنات کی ہستی ہے۔ جن کو رب کائنات نے اولین و آخرین کا سردار بنایا، جو تمام رسولوں کے سردار ہیں جن کے ذکر کو خود رب کائنات نے بلند کیا، جو شافع محشر اور صاحب مقام محمود ہیں، جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اور اس کے معزز فرشتے ہر آن درود بھیجتے ہیں۔ اس ذات اقدس کے مرتبہ اور شان کی بلندی اور عظمتوں کو سوائے خالق کائنات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے کوئی اور نہیں جانتا۔ ان کی تو نعلین پاک اور خاک پاک تاثیر ہائے بیکراں اور عظمتوں کی حامل ہیں، اس کا بھی کوئی انسان اندازہ نہیں کرسکتا۔ ان کی شان اور علو مرتبت کے متعلق بس یہی کہا جاسکتا ہے کہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آقائے دو جہاں ﷺ کے نام لیواؤں اور غلاموں کا یہ ایمان ہے کہ دین آپ کی محبت ہی کا دوسرا نام ہے سرور کائنات ﷺ کی محبت کے چراغ سے ہی تو اہل ایمان کے دل روشن رہتے ہیں، ہمارا تو معیار ہی حب مصطفےٰ اور عشق حبیب خدا ﷺ ہے۔

دین کیا ہے عشق احمد کے سوا دین کا بس اک ہی معیار ہے

اللہ کے حبیب اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اپنے والدین اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں"۔

مولانا ظفر علی خان مرحوم نے کیا خوب فرمایا۔

حج اچھا، نماز اچھی، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا۔

حضرت مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مغز قرآن، روح ایمان، جان دین
ہست حب رحمۃ اللعالمین

یعنی قرآن پاک کی تعلیمات کا مغز اور نچوڑ مومن کے ایمان کی روح اور دین اسلام کی جان رحمۃ اللعالمین محمد مصطفےٰ ﷺ کی محبت ہے۔ میرے شیخ تاجدار دارالاحسان حضرت ابوانیس محمد برکت علی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔

قُل عِشقُ مُحَمّد صلی اللہ علیہ وسلم
مَذھَبِی وَحُبه مِلَّت وَطَاعَته مَنزِلِی

یہ کہہ کر حضور اقدس ﷺ سے عشق میرا مذہب ہے محبت میری ملت اور اتباع میری منزل ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ہماری ہستی

، ہمارا دین، ہمارا ایمان، ہماری عزت و آبرو اور ہماری بقا سب انہیں کے واسطے اور صدقے سے ہے۔
بقول حکیم الامت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال علیہ الرحمۃ

در دل مسلم مقام مصطفیٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفیٰ است۔

مسلمان کے دل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا مقام ہے۔ ہماری آبرو محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام نامی سے ہے۔ ایسے دانائے سبل ختم الرسل مولائے کل ﷺ کی شان اقدس میں گستاخی کی کا ارتکاب کرنے والوں، ان کی حرمت و ناموس پر وار کرنے والوں، گستاخانہ فلم بنانے والوں بد بخت ملعونوں نے اس ذات اقدس کی شان کا کیا بگاڑنا ہے، بلکہ اپنی اس ناپاک جسارت اور گھناؤنے فعل سے اپنے لئے دنیا و آخرت کی لعنت اور پھٹکار، ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی کا سامان تیار کیا ہے اور اپنی قبروں میں انگارے بھرے ہیں۔ ان بد بخت شیطانوں اور ان کے بد باطن حمائتیوں اور پشت پناہوں نے اس شیطانی اور ناقابل معافی جرم کا ارتکاب کر کے ڈیڑھ ارب سے زائد مسلمانوں اور سرور کائنات ﷺ کے غلاموں کی غیرت و حمیت ایمانی پر وار کیا ہے۔ ان کی شدید دل آزاری کی ہے ان کے دل جگر کو بری طرح مجروح کیا ہے یہ بد بخت یہ سمجھتے ہیں کہ ایسے ناپاک منصوبوں سے ایسی شیطانی چالوں سے وہ محمد عربی ﷺ کے نام لیواؤں کے قلب و ذہن سے عشق رسول ﷺ کی شمع بجھانے اور روح محمد ﷺ کو ان کے بدنوں سے نکالنے کے ناپاک مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔ تو ان عقل کے اندھے بد بختوں اور ان کے بد باطن حمائتیوں اور سرپرستوں کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بے عمل سے بے عمل اور گنہگار سے گنہگار مومن بھی اپنے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا سب کچھ نثار کر دینا، ان کی حرمت و ناموس پر کٹ مرنا ہر سعادت سے بڑی سعادت، اور اپنی زندگی کی معراج سمجھتا ہے۔ اس اعلیٰ ترین سعادت اور نعمت عظمیٰ کے حصول کی تمنا اور آرزو تو ہر لحہ اس کے نہاں خانہ دل میں مچلتی رہتی ہے۔

اسی آرزو میں جیتا آقا کا امتی ہے آقا پہ فدا ہوں تو میری خوش قسمتی ہے

اذان: توحید، رسالت اور فلاحی پکار

مراسلہ حافظ محمد اویس خان دوبئی

حدیث میں ہے کہ جس نے اذان کا مکمل جواب دیا۔ موذن نے کہا: لا الہ الا اللہ تو اس سننے والے نے بھی یہی کہا: لا الہ الا اللہ اور اسی طرح اول تا آخر (حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح سن کر لاحول ولا قوۃ الا باللہ) تو اس کے لئے اللہ نے جنت لکھ دی۔ بظاہر جنت کا حصول بڑا آسان نظر آتا ہے لیکن یہ وہی پائے گا جس کے دل میں ایمان راسخ ہو، جو دین کے لئے جدوجہد میں مصروف رہے، جس کی زندگی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے عبارت ہو۔ اذان سن کر آپ عقیدۂ توحید، عقیدہ رسالت کا اقرار تازہ کرتے ہیں اور اس دین کو فلاح و نجات کا ذریعہ تسلیم کرتے ہیں۔

پھر ایسا کیوں ہے کہ ہم اذانیں سن کر بیٹھے رہتے ہیں، نماز بھی نہیں پڑھتے، مسجد نہیں جاتے، جاتے ہیں تو آخری وقت جاتے ہیں، تکبیر تحریمہ کے فوت ہونے کی پرواہ نہیں کرتے، رکعتیں ضائع کرتے ہیں

کبھی آپ نے سوچا؟

اذان توجہ سے، مکمل سنیں، جواب شعور کے ساتھ دیں، فوراً تیاری کریں، مسجد پہنچیں، نماز کامل توجہ کے ساتھ ادا کریں۔

(بقیہ علماً و مشائخ اہل سنت کی خدمات)

کو حاصل ہوا اور قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ''مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ انہیں لاہوری قادیانی یا کسی نام سے پکارا جاتا ہو مسلمان نہیں ہیں'' قرارداد پیش کرنے سے قبل لاہوری مرزائیوں نے آپ کو پچاس لاکھ روپے کی پیش کش کی کہ قرارداد میں ہمارا ذکر نہ لایا جائے۔ مولانا نورانی نے فرمایا ''آپ کی پیش کش ہمارے جوتے کی نوک پر ہے۔ قرارداد سے کوئی لفظ حذف نہیں ہوگا'' مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''مقیاس نبوت'' صفحات ۱۴۵۸ اور پروفیسر محمد الیاس برنی نے بھی ''قادیانی مذہب'' صفحات ۹۴۶ لکھ کر اتمام حجت فرمائی۔

میت کے حقوق

اوران کی ادائیگی کا مسنون طریقہ

تحریر
پیر مفتی خورشید احمد صدیقی
ملتان شریف

روز اول سے یہ قدرت کا قانون ہے کہ جو اس دنیا میں آیا ہے اس نے ایک دن یہاں سے چلے جانا ہے۔ قرآن حکیم میں اس قانون کو جا بجا مختلف انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ مثلاً سورۃ عنکبوت میں فرمایا "ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ پھر تم سب نے ہماری طرف لوٹ آنا ہے"۔ اسی طرح سورۃ الزمر میں اس قانون قدرت کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

"اے نبی ﷺ! بے شک آپ بھی فوت ہونگے اور وہ بھی وفات پائیں گے"۔ اسلام میں اس دنیا میں آنے والوں یعنی زندہ لوگوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ اس دنیا سے جانے والوں یعنی مردوں کے حقوق بھی تعین کئے گئے ہیں جن کو ادا کرنا زندہ لوگوں کے ذمہ ہے۔ ذیل میں ان حقوق کی ادائیگی کا طریقہ بیان کیا جارہا ہے۔

(1) قریب الموت شخص کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنا

جس شخص پر موت کے آثار واضح ہونے شروع ہو جائیں اس کے پاس موجود ورثاء کو چاہیے کہ وہ اس کے سامنے لا الہ الا اللہ کا ورد شروع کر دیں تا کہ ان کو دیکھ کر قریب المرگ شخص بھی لا الہ الا اللہ پڑھنا شروع کر دے۔ نبی کریم ﷺ نے قریب المرگ لوگوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرنے کا حکم دیا ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے قریب المرگ (بھائیوں) کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو"۔ لا الہ الا اللہ انسان کا آخری کلام ہونا بہت فضیلت کا باعث ہے۔ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں جائے گا"۔

تلقین کا طریقہ: قریب المرگ شخص کو کلمہ طیبہ پڑھنے کا نہیں کہنا چاہیے، اس لئے کہ اس وقت وہ اپنے ہوش وحواس میں نہیں ہوتا اور ہو سکتا ہے کہ وہ کلمہ طیبہ پڑھنے سے انکار کر دے یا کوئی ایسی بات کہہ دے جو اس کے ایمان کے حوالے سے نقصان دہ ہو۔ البتہ اس کے پاس موجود اشخاص کو خود کلمہ کا ورد کرنا چاہیے تا کہ ان کو دیکھ کر وہ بھی کلمہ پڑھنا شروع کر دے۔

(2) جان کنی کے وقت سورۃ یٰسین کی تلاوت کرنا

قریب المرگ شخص کا دوسرا حق یہ ہے کہ اس کے پاس سورۃ یٰسین کی تلاوت کی جائے تا کہ اگر اس پر "سکرات الموت" یعنی موت کی سختیاں ہیں، تو کم ہو جائیں اور اس کی روح اس کے بدن سے آسانی سے اپنے خالق حقیقی کے پاس چلی جائے۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنے مرنے والوں پر سورۃ یٰسین پڑھا کرو"

(3) "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھنا اور اس کی فضیلت

جب کسی کی وفات کا علم ہو تو اس پر "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھنا چاہیے۔ یہ ایک طرح سے اللہ کی رضا پر راضی ہونے کی علامت ہے اور دوسری طرف اس حقیقت کا اعتراف ہے کہ اس شخص کی طرح ہم سب نے بھی اپنے خالق کے پاس چلے جانا ہے۔ "انا للہ وانا الیہ راجعون" پڑھنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کی فضیلت سے اللہ تعالیٰ اس سے بہتر بدل عطا فرما دیتے۔ اس حوالے سے روایات میں حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا

واقعہ مذکور ہے۔وہ فرماتی ہیں:''جب ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے''انا للہ وانا الیہ راجعون'' پڑھا اور یہ دعا مانگی

''اَللّٰھُمَّ اَجِرنِي فِي مُصِيبَتِي وَاخلُفنِي خَيراً مِنهُ''

اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت کا بدلہ دے اور اس سے بہتر عطا فرما، وہ کہتی ہیں کہ میں نے دل میں [illegible] کہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر مجھے کون ملے گا؟ آخر کار میری شادی نبی اکرم ﷺ سے ہوگئی۔وہ فرماتی ہیں'' مجھے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا بہتر بدل عطا فرمادیا۔''

ہمارے ہاں یہ مشہور ہوگیا ہے کہ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' صرف کسی کی موت پر پڑھنا مسنون ہے، حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ کسی بھی نقصان کی صورت میں اسے پڑھنا مسنون عمل ہے۔

(4) میت کو غسل دینا

جب انسان فوت ہو جائے تو سب سے پہلے اس کی آنکھیں بند کریں، اس کے ہاتھ پاؤں سیدھے کریں اور اس کی ٹانگیں ساتھ جوڑ دیں۔اس لئے کہ مرنے کے بعد انسان کا جسم ٹھنڈا ہو کر اکڑ جاتا ہے اور پھر وہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں رہتا ہے اس کے بعد میت کو غسل دینے کا مرحلہ آتا ہے۔

میت کو غسل دینے کا زیادہ حق اس کے ورثاء کا ہے، اس لئے انسان کے لئے ضروری ہے کہ میت کو غسل دینے کے طریقے کو جانے تا کہ بوقت ضرورت اس کو عمل میں لایا جاسکے۔ذیل میں میت کو غسل دینے کا طریقہ بیان کیا جارہا ہے۔

غسل کا طریقہ:

غسل دینے والے دو آدمی ہونے چاہئیں، ایک غسل دینے والا دوسرا اس کی مدد کرنے والا اور ان کو چاہیے کہ اپنے ہاتھوں پر دستانے پہن کر میت کو غسل دیں۔پانی میں بیری کے پتے ڈال کر گرم کیا جائے۔سب سے پہلے میت کو کسی تختہ، جو عموماً مساجد میں موجود ہوتا ہے، پر قبلہ رخ کر کے لٹایا جائے۔میت کے کپڑے اتار کر اس کے ستر پر کپڑا ڈال دیا جائے۔

پھر میت کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے تا کہ کوئی گندگی پیٹ میں موجود ہے تو نکل جائے۔پھر میت کی شرمگاہ کو اچھی طرح دھو کر صاف کیا جائے۔پھر میت کو وضو کرایا جائے لیکن منہ اور ناک میں پانی نہ ڈالا جائے بلکہ روئی یا کپڑا گیلا کر کے پہلے منہ، دانت اور پھر ناک اچھی طرح صاف کی جائے اور پھر باقی وضو کرایا جائے۔اس کے بعد میت کو بائیں پہلو پر کر کے دائیں پہلو پر پانی بہایا جائے اور پاؤں تک اچھی طرح دھو دیا جائے، پھر دائیں پہلو پر کر کے بائیں پہلو کو دھویا جائے۔میت کو غسل دیتے وقت صابن کا استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔میت کے بالوں کو بھی اچھی طرح دھویا جائے۔اس کے بعد میت کو خشک کپڑے سے صاف کیا جائے تا کہ پانی کے اثرات ختم ہو جائیں اور آخر میں میت کو کافور یا کوئی اور خوشبو لگائی جائے۔

نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق میت کو اس طرح تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا چاہیے۔حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت زینب رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''اس کو طاق یعنی تین یا پانچ مرتبہ غسل دینا اور پانچویں مرتبہ کافور یا اور کوئی خوشبو لگا لینا''

کافور لگانا مسنون اور مستحب عمل ہے اور اس کے کئی فوائد ہیں (۱) اس کی تاثیر ٹھنڈی ہوتی ہے جو میت کے جسم کے لئے مفید ہوتی ہے۔(۲) اس کی خوشبو ایسی ہے جس سے کیڑے مکوڑے میت کے جلدی قریب نہیں آتے۔

میت کو غسل دینا فضیلت کا باعث ہے:

میت کو غسل کا طریق سیکھنا ایک تو اس لئے ضروری ہے کہ یہ میت کا ورثاء کے ذمے حق ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ میت کو غسل دینا فضیلت کا باعث بھی ہے۔احادیث میں میت کو غسل دینے اور کفن پہنانے والے کو گناہوں سے ایسے پاک قرار دیا گیا ہے جیسے نو مولود اپنے پیدائش کے دن گناہوں سے پاک صاف ہوتا ہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جس نے میت کو غسل دیا، اس کو کفن دیا، اس کو خوشبو لگائی اس کو کندھا دیا، اس پر نماز (جنازہ) پڑھی اور اس کے راز کو ظاہر

ظاہر نہیں کیا جو اس نے دیکھا تو وہ غلطیوں (اور گناہوں) سے ایسے پاک صاف ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے آج جنا ہے۔''

(5) میت کو کفن پہنانا

میت کو غسل دینے کے بعد میت کو کفن پہنایا جائے۔کفن کے بارے نبی اکرم ﷺ کی ایک نصیحت یہ ہے کہ کفن سفید رنگ کا صاف ستھرا کپڑا ہو۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم سفید کپڑے پہنا کرو، وہ تمہارے لئے اچھے کپڑے ہیں اور انہی میں اپنے مرنے والوں کو کفن دیا کرو۔'' مستحب ہے کہ مردوں کو تین کپڑوں میں کفن دیا جائے: (۱) بڑی چادر (لفافہ) (۲) چھوٹی چادر اور (۳) قمیص، جبکہ عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا مستحب ہے۔(۱) بڑی چادر (لفافہ) (۲) چھوٹی چادر (۳) قمیص (۴) دوپٹہ اوڑھنی اور (۵) سینہ بندھ۔

کفن کے حوالے سے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ مجبوری کی حالت میں ایک کپڑے کا کفن بھی ہو سکتا ہے اور سفید رنگ کے علاوہ کسی اور رنگ کے کپڑے یا پرانے کپڑے کا کفن بھی دیا جا سکتا ہے۔

(6) میت کو لے جانے میں جلدی کرنا

غسل اور کفن کے بعد میت کو جلد سے جلد نماز جنازہ کے لئے لے جانا بھی میت کا حق ہے۔رشتہ داروں کو میت کا دیدار کرانے کے لئے بہت دیر تک انتظار کرنا مناسب نہیں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنازے کو تیز لے جایا کرو۔

اس لئے کہ اگر وہ نیک ہے تو (قبر اس کے لئے) خیر ہے جہاں تم اس کو جلدی پہنچا دو گے اور اگر اس کے سوا کوئی اور صورت ہے تو ایک برا (بوجھ تمہارے کندھوں پر) ہے تو (تم تیز چل کر جلدی) اس کو اپنے کندھوں سے اتار دو گے۔''

(7) نماز جنازہ ادا کرنا

نماز جنازہ فرض کفایہ ہے اور چند لوگوں کے ادا کرنے سے یہ سب کی طرف سے کفایت کر جائے گا، لیکن اگر کافی تعداد میں لوگ نماز جنازہ پڑھیں گے اور اللہ سے اس میت کی بخشش اور بلندی درجات کی دعا اور سفارش کریں گے تو یہ میت کے حق میں بھی بہتر ہوگا اور پڑھنے والے بھی اجر و ثواب کے مستحق ہوں گے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس میت پر مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت نماز پڑھے جن کی تعداد سو تک پہنچ جائے اور وہ سب اللہ کے حضور اس میت کے لئے سفارش کریں تو ان کی یہ سفارش میت کے حق میں ضرور قبول ہوگی۔''

نماز جنازہ پڑھانے کا حق دار کون؟:

یہاں یہ بھی نوٹ کر لیں کہ نماز جنازہ پڑھانے کا حق دار میت کے قریبی ورثاء ہیں، بالخصوص والدین کی نماز جنازہ پڑھانے کا زیادہ حق دار بیٹا ہے۔اس حوالے سے یہ نوٹ کریں کہ ہمارے معاشرے میں اکثر لوگوں کو نماز جنازہ کا طریقہ اور جنازہ کی دعا یاد نہیں ہے۔ہمیں چاہیے کہ نماز جنازہ اور اس کی دعا کو سیکھیں اور اپنے والدین اور ورثاء کی نما جنازہ پڑھانے کی سعادت حاصل کریں۔

(8) جنازے کے ساتھ جانا اور جنازے کو کندھا دینا

نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد میت کو دفنانے کے لئے قبرستان لے جایا جاتا ہے۔میت کے ساتھ قبرستان جانا اور جنازے کو کندھا دینا ایک طرف میت کا حق ہے تو دوسری طرف بہت اجر و ثواب کا باعث بھی۔اس لئے نبی اکرم ﷺ نے جنازے کے ساتھ جانے، نماز جنازہ پڑھنے اور دفنانے تک میت کے ساتھ رہنے والے کو اُحد پہاڑ جتنے دو قیراط اجر و ثواب کا مستحق قرار دیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو آدمی ایمان کی صفت اور ثواب کی نیت سے کسی مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس وقت تک جنازے کے ساتھ رہے جب تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے اور اس کے دفن سے فراغت ہو تو وہ ثواب کے دو قیراط لے کر واپس ہوگا، جس میں سے ہر قیراط گویا اُحد پہاڑ کے برابر ہوگا۔اور جو آدمی صرف نماز جنازہ پڑھ کر واپس آ جائے تو وہ ثواب کا ایک قیراط لے کر واپس ہوگا۔''

جنازے کو کندھا دینے کا طریقہ اور اس کی فضیلت

ہر اچھے کام کو دائیں طرف سے شروع کرنا فضیلت کا باعث ہے، اس لئے سب سے پہلے میت کی چار پائی کے دائیں پائے کو کندھا دیا جائے اور پھر ساتھ ساتھ پیچھے آتے ہوئے پچھلے پائے کو کندھا دیا جائے۔ اس کے بعد چار پائی کے آگے والے بائیں پائے کو کندھا دیا جائے اور پھر ساتھ ساتھ پیچھے آتے ہوئے پچھلے پائے کو کندھا دیا جائے۔ ایک دفعہ چاروں طرف کندھا دینا مسنون عمل ہے۔

اس حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ملاحظہ ہو: ”جو جنازہ کے ساتھ چلے اس کو چاہیے کہ چار پائی کے ہر طرف (پائے) کو کندھا دے اس لئے کہ یہ مسنون ہے۔ پھر اگر چاہے تو مزید کندھا دے اور اگر چاہے تو نہ دے۔“

جنازے کو کندھا دینا ایک طرف میت کا حق ہے تو دوسری طرف یہ انسان کے کبیرہ گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے۔ اس حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا قول مبارک ملاحظہ ہو: ”جس نے جنازے کے چاروں جانب کندھا دیا تو اللہ (جنازہ کو کندھا دینے کو) اس کے چالیس کبیرہ گناہوں کا کفارہ بنا دیں گے۔“

عورت کی میت کو بھی ہر شخص کندھا دے سکتا ہے، اس میں محرم، غیر محرم کا کوئی فرق نہیں ہے، البتہ عورت کی میت کو قبر میں اتارنے کی ذمہ داری محرم ہی ادا کرے گا۔

رسول اللہ ﷺ جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ میت کو لحد میں اتار دیا جاتا۔ ایک مرتبہ ایک یہودی عالم کا گزر ہوا (اور آپ جنازہ کے احترام میں کھڑے تھے) اس یہودی نے کہا کہ ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ پس نبی اکرم ﷺ فوراً بیٹھ گئے اور فرمایا: (جنازہ دیکھ کر) ان کی مخالفت میں بیٹھے رہو (اور کھڑے نہ ہو)۔“

آج بھی اگر کوئی جنازہ کو دیکھ کر میت کے احترام کی نیت سے کھڑا ہو جاتا ہے تو ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے، لیکن اولیٰ یہی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے طرز عمل کو اپنایا جائے۔

(9) میت کو دفن کرنا اور مٹی ڈالنا

میت کو تیار کی گئی قبر کے پاس رکھا جائے۔ اگر قبر میں کوئی چٹائی یا کپڑا بچھا لیا جائے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

پھر کوئی قریبی رشتہ دار احتیاط کے ساتھ میت کو قبر میں اتارے۔ میت کو قبر میں اتارتے وقت نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق (بِسمِ اللهِ وَعَلیٰ مِلَّةِ رَسُولِ الله) پڑھنا چاہیے اور اگر کسی کو یہ یاد نہ ہو تو بسم اللہ پڑھ لے۔ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے۔

وہاں موجود لوگوں کو چاہیے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے عمل کے مطابق تین بار مٹھی بھر کر سر والی طرف مٹی ڈالیں۔

(10) دفنانے کے بعد دعا کرنا

جب میت کو مکمل طور پر دفنا دیا جائے تو پھر وہاں موجود لوگوں کو چاہیے کہ میت کی بخشش اور اس کی استقامت کے لئے دعا گو ہوں، اس لئے کہ اب اس کے اصل امتحان کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اس حوالے سے نبی کریم ﷺ کے معمول کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”نبی اکرم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: ”اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اس کے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو، اس لئے کہ اس وقت اس سے سوال کیا جا رہا ہے۔“ اس کے علاوہ بھی ورثاء اور خاص طور پر اولاد کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کی بخشش کے لئے ہر وقت دعا گو ہوں اور نیک کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، اس لئے کہ اولاد کے نیک اعمال کا ثواب فوت شدہ والدین کے نامہ اعمال میں بھی لکھا جاتا ہے۔

(11) میت کے لواحقین سے تعزیت کرنا

تعزیت کا عام فہم معنیٰ یہ ہے کہ میت کے لواحقین اور اس کے اہل خانہ کو تسلی دینا اور ایسے کلمات کہنا جن کو سن کر ان کا صدمہ کچھ کم ہو جائے۔ تعزیت کرنا بھی زندہ لوگوں کے ذمے

(بقیہ صفحہ نمبر 20)

دعائے خلیل علیہ السلام ولادت نبی

تحریر سید صالح محمد شاہ ہاشمی لاہور

اس بات پر جمہور کا اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت ماہ ربیع الاول میں اس سال ہوئی جب یمن کی طرف سے حبشہ کے عیسائی بادشاہ ابرہہ نے بیت اللہ شریف پر حملہ کیا اور خداوند قدوس نے ان ابابیل پرندوں کے ذریعہ شکست دی۔

اسلامی مہینوں کے اعتبار سے ربیع الاول کو یہ فضیلت اور اعزاز حاصل ہے کہ اس میں محسن انسانیت، شفیع المذنبین، رحمت اللعالمین حضرت محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی۔ عربی زبان میں ربیع بہار کو کہتے ہیں اور بہار جب آتی ہے تو غنچے چٹکتے ہیں، پھول کھل اٹھتے ہیں، کلیاں مسکراتی ہیں، سبزہ زار مہک اٹھتے ہیں، پرندے چہچہاتے ہیں یہ آنے والی بہار اور اس میں کھلنے والا پھول حسن ازل کی تجلی خاص اور جان کائنات، فخر موجودات حضرت محمد ﷺ کی ذات مقدس تھی۔

مبارک ہو ختم المرسلین تشریف لے آئے
جناب رحمۃ اللعالمین تشریف لے آئے

بی بی آمنہ کے گھر کے آنگن میں ایک صدا بہار پھول کھلا تھا جس کی مہک سے ساری کائنات معطر ہوگئی، دلوں کے خلوت کدے روشن ہو گئے تھکی ماندی انسانیت کو شادمانی نصیب ہوئی، نسل آدم کا وقار بلند ہوا، شرف انسانی کو معراج نصیب ہوئی، عظمت انسانی کو سربلندی ملی، خاک کے ذروں کو حیات نو ملی۔

دعائے خلیل علیہ السلام:

سرور کائنات ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: ''انا ثمرۃ دعوۃ ابراہیم'' میں اپنے ابا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہوں

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مالک حقیقی سے اس کا گھر تعمیر کرنے کا انعام مانگا تو صرف آمنہ کا در یتیم مانگا، قرآن مجید شہادت دیتا ہے۔ جب حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام اور ان کے فرزند جلیل حضرت اسماعیل علیہ السلام کعبہ کی دیواروں کو اٹھا رہے تھے تو ان کے لبوں پر یہ دعا تھی۔ ''اے پروردگار عالم ان لوگوں میں سے ایک ایسا رسول مبعوث فرما جو انہی میں سے ہو وہ رسول ﷺ تیری آیتیں ان کے روبرو تلاوت کیا کرے اور ان کو کتاب اور دانائی کی باتیں سکھایا کرے اور ان کو پاک صاف بنائے بلاشبہ تو ہی ہے بڑا زبردست بڑی حکمت والا۔''

آنحضرت ﷺ کے دو تعلق:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پیغمبر ہوئے۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل میں ہزاروں پیغمبر پیدا ہوئے جب کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے سلسلہ نسب سے جناب رسالت مآب ﷺ پیدا ہوئے جو تمام انبیاء سے افضل و اعلیٰ ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ کا شجرۂ نسب حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملتا ہے اسی بنا پر آپ ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ابی اور حضرت ہاجرہ کو اماں کہہ کر پکارا کرتے تھے۔ حضور ﷺ اپنے والدین کے اکلوتے بیٹے تھے۔ والد بزرگوار کا انتقال حضور ﷺ کی پیدائش سے کچھ دن پہلے ہوگیا تھا۔ آپ کے دادا عبدالمطلب نے اپنے پیارے بیٹے عبداللہ کی اس یادگار کی پیدائش کی خبر سنتے ہی

(بقیہ صفحہ نمبر 27)

بچوں کا صفحہ

نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یتیم بچوں سے محبت کرنا

حافظ محمد لقمان اشرف راہوالی

سرکار دو عالم ﷺ یتیم بچوں اور بچیوں کی دستگیری فرماتے تھے۔

آپ نے حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد ان کی بچیوں کی نہائت شفقت و محبت سے پرورش فرمائی۔ آپ نے ان بچیوں کو سونے کی خوبصورت بالیاں پہنائیں جن میں قیمتی موتی جڑے ہوئے تھے۔

غزوۂ اُحد میں رسول کریم ﷺ کے پیارے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور کئی مسلمان شہید ہو گئے، ان شہداء میں حضرت عقربہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

ان کا لڑکا جس کا نام حضرت بشر رضی اللہ عنہ تھا، مدینہ منورہ کی ایک گلی میں اپنے والد کی جدائی میں سخت اداس کھڑا تھا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ ایسے میں وہاں سے رسول کریم ﷺ کا گذر ہوا۔

آپ کی نگاہ کرم اس پر پڑی تو اس سے شفقت و محبت سے دریافت فرمایا، تمہارے آنسو کیوں بہہ رہے ہیں؟

اس نے عرض کی، میرے آقا! میری والدہ بھی دنیا میں نہیں ہیں اور میرے والد بھی جنگ میں شہید ہو گئے ہیں، میرا اب اس دنیا میں کوئی سہارا نہیں۔

یہ سن کر یتیموں کے والی اور بے سہاروں کے مددگار، رحیم و کریم آقا و مولیٰ ﷺ نے اسے اپنے مبارک سینے سے لگا لیا اور اس کے سر پر رحمت بھرا ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا:"

میرے بیٹے! کیا تمہیں یہ بات تمہیں پسند نہیں کہ میں تمہارا باپ ہو جاؤں اور عائشہ تمہاری ماں ہو جائے؟

"یعنی ہم دونوں تمہیں ماں اور باپ کا پیار دیں گے اور محبت و شفقت سے تمہاری پرورش کریں گے۔

یہ سن کر اداس اور غمزدہ بشر رضی اللہ عنہ کے دل کو سکون و قرار آ گیا۔ آپ نے مسلمانوں کو یہی تعلیم دی کہ یتیموں کا خاص خیال رکھا کریں۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے:

"میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ساتھ ہونگے جیسے دو انگلیاں ایک دوسرے کے قریب ہوتی ہیں۔"

ایک شخص نے بارگاہ نبوی میں عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا دل بڑا سخت ہے۔ آپ نے فرمایا: "یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔

" آپ کے پیارے صحابہ کرام بھی شفقت و محبت سے یتیم بچوں کی پرورش کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک یتیم بچی جمیلہ رضی اللہ عنہا کی پرورش اپنے ذمہ لی جس کے والد حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ غزوۂ اُحد میں بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔

ایک دن حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور ننھی جمیلہ رضی اللہ عنہا کو سینے پر بٹھا کر نہائت محبت سے چوم رہے تھے کہ ایک صحابی ملنے آ گئے۔

انہوں نے حیران ہو کر پوچھا، یہ بچی کون ہے؟ آپ نے فرمایا: یہ اس بہادر کی بچی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت بلند مقام عطا فرمایا ہے اور اس نے اپنی جان آقا و مولیٰ ﷺ پر قربان کر دی۔

خواتین کا صفحہ

خانوادۂ رسول

ڈاکٹر مہہ جبین انیس ملتان شریف

نبی مکرم ﷺ کے 10 چچا تھے۔ جن میں 2، حضرت امیر حمزہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے اسلام قبول کیا۔ 6 پھوپھیاں تھیں جن میں صرف ایک حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے اسلام قبول کیا۔ 11 ازواج اور 2 باندیاں مذکور ہیں۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ اپنی زندگی میں 25 برس تک اکیلی زوجہ رہیں۔ ان کی وفات کے بعد حضور ﷺ کے نکاح میں 12 ازواج آئیں جن میں سے 2 حضرت ریحانہ اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ خیال ہے کہ وہ باندیاں ہیں۔ ان 13 میں سے صرف حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہما کنواری تھیں۔ باقی سب مطلقہ یا بیوہ تھیں۔

دشمنوں کا شادیوں پر اعتراض

نبی کریم ﷺ نے ابتدائی 25 سال کمال تجرد سے گزارے۔ عین عالم شباب میں 25 سال کی عمر میں 40 سالہ بیوہ کے ساتھ نکاح کرنے سے دشمنوں کا اعتراض خود ہی پامال ہو جاتا ہے کہ شادیوں کا محرک جنسی جذبہ تھا۔ 50 سال عمر تک کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ آپ کی جوانی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ گزر گئی جو آپ سے عمر میں دوگنی تھیں اور دو شوہروں کی بیوی رہ کر کئی بچوں کی والدہ بن چکی تھیں۔ ان سے کمال محبت و سلوک سے یہ زمانہ گزارا، اور کمال وفادارانہ سلوک رکھا، بلکہ فوت ہو جانے کے بعد بھی یاد کو تازہ کیا کرتے تھے۔ 50 سال عمر کے بعد بھی سوائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ساری ازواج مطہرات یا تو بیوہ تھیں یا مطلقہ۔ عرب میں بیواؤں سے شادی نہ کرنے کا سختی سے رواج تھا اور جن عورتوں کے شوہر مر جاتے ان پر مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑتے تھے۔ آپ نے اس بری رسم کے بندھن توڑ دیئے اور مختلف قبائل کے ساتھ رشتہ داری کر کے ان کی حمایت بھی حاصل کی کیونکہ عرب میں دامادی کا رشتہ مختلف قبائل کے درمیان قربت کا اہم ذریعہ تھا۔ ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ حضور ﷺ کی نجی زندگی کے حالات ان ازواج مطہرات کے ذریعہ تفصیل سے اُمت تک پہنچے

(1) حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

نبوت سے 15 برس پہلے جب حضور ﷺ کی عمر مبارک 25 برس تھی۔ تو آپ کے ساتھ نکاح ہوا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا 40 برس کی تھیں اور بیوہ تھیں۔ حق مہر 500 طلائی درہم مہر مقرر ہوا۔ 25 برس بعد 65 سال کی عمر میں مکہ میں ہی یعنی ہجرت سے 3 سال پہلے انتقال فرمایا۔ اس وقت نماز جنازہ ابھی مشروع نہیں تھی۔ چنانچہ اسی طرح سپرد خاک کی گئیں۔ آپ سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون تھیں حضور ﷺ کے لئے آپ کی شخصیت کا وقار بہت بڑا سہارا تھا۔ اور سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے ساری اولاد بھی ان ہی کے بطن سے تھی۔

(2) حضرت سودہ رضی اللہ عنہا

یہ ابتدائے نبوت میں ہی مشرف بہ اسلام ہو چکی تھیں۔ حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد 10 نبوی میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ 400 درہم مہر مقرر ہوا۔ بلند

قامت اور فربہ اندام تھیں۔آپ نے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی تین غیر شادی شدہ بیٹیوں کی پرورش سنبھالی۔(بڑی بیٹی زینب کی شادی ہو چکی تھی۔حضور ﷺ کے 12 سال بعد ۲۲ ہجری میں وفات پائی۔

(3) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسری بیٹی تھیں۔حق مہر ۵۰۰ درہم مقرر ہوا سنہ ۱۰ نبوی میں کم سنی میں ہی آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں اور ۳ سال بعد مدینہ جا کر سنہ ۱ھ میں رخصتی ہوئی تو حضور ﷺ کی عمر مبارک ۵۳ برس تھی۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی وفات سنہ ۵۷ھ میں ہوئی۔یعنی حضور ﷺ کے بعد ۴۷ برس زندہ رہیں وفات کے وقت آپ کی عمر ۶۶ برس تھی۔آپ حضور ﷺ کی مزاج شناس محبوب رفیقہ حیات تھیں۔

آپ نے عائلی معاملات پر حضور ﷺ کی احادیث بالصراحت بیان فرمائی ہیں۔آپ سے ۱۲۲۱ احادیث منقول ہیں۔

(4) حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔آپ کے مزاج میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح قدرے تیزی تھی۔ہجرت کے ۲ سال بعد ۱۸ برس کی عمر میں بیوہ ہوگئیں تو حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔اس وقت حضور ﷺ کی عمر مبارک ۵۵ برس تھی۔حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے ۳۵ برس بعد سنہ ۴۵ھ میں بعمر ۶۰ برس وفات پائی۔آپ سے نکاح میں خالص اسلامی اغراض اور دینی مصالح تھے۔

(5) حضرت زینب رضی اللہ عنہا ام المساکین

ان کے شوہر عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے جنگ احد ۳ھ میں شہادت پائی اور آنحضرت ﷺ نے اسی سال ان سے نکاح کر لیا۔نکاح کے صرف ۲ یا ۳ مہینے بعد ان کا انتقال ہو گیا۔آنحضرت ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔نکاح اور وفات کے وقت ان کی عمر ۳۰ برس تھی اور حضور ﷺ کی عمر مبارک ۵۶ برس تھی۔

(6) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

انہوں نے اپنے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت بھی کی۔مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والی سب سے پہلی خاتون تھیں۔ان کے شوہر ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں زخموں کی وجہ سے انتقال کر گئے تو ۴ھ میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔آپ نے حضور ﷺ کے ۵۳ سال بعد ۶۳ ہجری میں ۸۴ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔آپ نے ازواج مطہرات میں سب سے بعد وفات پائی۔

(7) حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔یعنی حضور ﷺ کی پھوپھی زاد۔آپ کا پہلا نکاح حضور ﷺ کے آزاد کردہ متبنّیٰ زید بن حارثہ سے ہوا تھا، لیکن دونوں میں بن نہ سکی۔ذیقعد ۵ ہجری میں ان سے طلاق کے بعد آپ کا نکاح حضور ﷺ سے ہوا۔اس وقت ان کی عمر ۳۸ برس تھی۔آپ جمال میں بھی ممتاز اور حضور ﷺ کو محبوب تھیں۔آپ نے ۵۳ برس کی عمر پائی۔اور حضور ﷺ کے ۱۰ برس بعد ۲۰ھ میں وفات پائی۔یہ نکاح ایک بد رسم کو مٹانے کے لئے کیا گیا کہ متبنّیٰ کی بیوی نکاح میں نہیں آسکتی اور نبی کریم ﷺ انہی بد رسوم کو مٹانے کے لئے مبعوث ہوئے۔

(8) حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

آپ بنو مصطلق کے سردار کی بیٹی تھیں اور ۵ھ میں جنگی قیدی بن کر آئیں تھیں۔حضور ﷺ نے ان کی خاندانی نجابت کا خیال کرتے ہوئے ان کو آزاد کر کے خود ان سے نکاح کر لیا۔اصل نام برّہ تھا۔حضور ﷺ نے نکاح کے وقت نام تبدیل کر کے جویریہ رکھا۔ان سے نکاح کے بعد حضور ﷺ نے ان کے قبیلہ کے سارے قیدی آزاد کر دیئے۔جو ۱۰۰ سے زیادہ تھے۔آپ نے حضور ﷺ کے بعد ۵۰ھ میں ۶۵ برس کی عمر انتقال فرمایا ان کا باپ مشہور راہزن اور مسلمانوں کے ساتھ خاص عداوت رکھتا تھا۔اس تزویج کے بعد مخالف جنگ میں کبھی شریک نہ ہوا بلکہ قزاقی چھوڑ کر متمدن زندگی اختیار کر لی۔

(9) حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

سنہ ٦ ھ میں جب مسلمان بنی قریظہ پر غالب آئے تو جنگی قیدی بن کر آئیں بعض روایات کے مطابق آپ ﷺ نے ان کو آزاد فرما کر ۱۲ اوقیہ سونا حق مہر کے عوض ان سے نکاح فرمایا۔ یہ آپ کی زندگی میں ہی وفات پا گئیں۔

(10) حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

آپ کو مصر کے حکمران نے بطور باندی سنہ ٦ ھ میں حضور ﷺ کی خدمت میں بھجوایا تھا۔ اس وقت آپ ۱۸ سال کی تھیں۔ آپ قبطی النسل مصری تھیں۔ ان کے بطن سے حضور ﷺ کے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے جو جلد ہی وفات پا گئے۔

(11) حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا

یہ سردار قریش ابو سفیان کی بیٹی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی پھوپھی زاد تھیں۔ یہ سنہ ٦ ھ میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں ان کا پہلا نکاح عبداللہ سے ہوا تھا۔ اور اُس کے ساتھ ہی ہجرت حبشہ میں شریک تھیں۔ عبداللہ وہاں جا کر عیسائی ہو گیا۔ اور اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا اپنی بچی حبیبہ کے ساتھ غریب الدیار ہو گئیں۔ اس پر حضور ﷺ نے پیغام بھجوایا۔ تو نجاشی نے حضور ﷺ کی طرف سے خود ۴۰۰ دینار مہر ادا کر کے وکیل کے ذریعہ آپ کا نکاح منعقد کروایا۔ اور حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا کو آپ کے پاس بھجوا دیا۔ ان کی بیٹی حبیبہ حضور ﷺ کی سرپرستی ہی میں پروان چڑھیں۔

(12) حضرت صفیہ بنت حیی ابن اخطب رضی اللہ عنہا

سنہ ۷ ھ میں جنگ خیبر میں جنگی قیدی بن کر آئیں۔ یہ چونکہ یہود خیبر کے قائد کی بیٹی تھیں، اس لئے آپ ﷺ نے ان کا فدیہ ادا کر کے انہیں آزاد فرمایا۔ اور خود نکاح کیا آپ نے حضور ﷺ کے ۴ برس بعد سنہ ۵۰ ھ میں وفات پائی۔ اس وقت آپ کی عمر ٦۰ برس تھی۔ شادی کے وقت ان کی عمر ۱۷ برس تھی اور حضور ﷺ کی عمر مبارک ۵۸ برس تھی۔ حضور ﷺ کو آپ سے نہایت محبت تھی اور ہر موقع پر ان کی دلجوئی فرماتے تھے۔ اس نکاح سے پیشتر کفار کے مسلمانوں کے ساتھ جس قدر جنگ ہوئے، ان میں یہود کا اعلانیہ یا خفیہ تعلق ضرور ہوتا تھا۔ مگر تزویج صفیہ کے بعد یہود مسلمانوں کے خلاف جنگ میں شریک نہ ہوئے۔

(13) حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

ان کو اپنے خاوند سے سنہ ۷ ھ میں طلاق ہوئی تو حضور ﷺ کے عقد میں آئیں۔ اس وقت ان کی عمر ۲۷ برس تھی اور حضور ﷺ اس وقت ۵۹ برس کے تھے۔ یہ آپ کی آخری منکوحہ تھیں۔ انہوں نے سنہ ۵۱ ھ میں ۷۱ برس میں وفات پائی۔ اس نکاح نے ملک بھر میں صلح، امن اور اسلام پھیلانے میں بہترین نتائج پیدا کئے۔

قائد کی صحت یابی کے لئے دعا کریں

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے بانی و سربراہ اور ہم سب کے محبوب قائد حافظ محمد اکبر جتوئی کو رمضان المبارک کی آخری طاق رات کو فالج کا جھٹکا لگا جس پر تمام تنظیمی ساتھیوں پر یہ خبر بجلی بن کر گری اور سب نے گہری تشویش کا اظہار کیا اور اپنے اپنے طور پر خصوصی دعائیں کیں۔ جس کے باعث الحمد للہ ہمارے قائد کو نئی زندگی ملی مگر تا حال زیر علاج ہیں اور انہوں نے جہاں آپ سب کا شکریہ ادا کیا ہے وہاں پر دعائیں جاری رکھنے کی التجاء بھی کی ہے۔ قائد کا یہ خاصا ہے کہ علالت کے باوجود انہوں نے تنظیمی سرگرمیاں جاری رکھیں اور آپ سب سے رابطے میں رہے ترجمان فدایان مصطفیٰ کے خصوصی میلاد نمبر کی اشاعت کے لئے بھی انہوں نے جدوجہد کی جس کی بنا پر ترجمان آپ کے ہاتھ میں ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں سرکار دو جہاں ﷺ کے طفیل جلد مکمل صحت یاب کرے اور ان کا سایہ ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے آمین۔

آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تحریر عافیہ اکبر لاہور

حضور ﷺ کی ۴ بیٹیاں تھیں ۔حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت اُم کلثوم، اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہم ان سب نے اسلام کا زمانہ پایا۔اور ہجرت سے شرف اندوز ہوئیں۔

بیٹوں کی تعداد میں اختلاف پایا جاتا ہے۔دو بیٹوں حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہا پر سب سیرت نگار متفق ہیں۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے بطن مبارک سے تھے۔حضرت طاہر حضرت طیب اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہا کا نام بھی ملتا ہے۔حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی کے لقب طاہر اور طیب تھے سب سے پہلے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کی پیدائش ہوئی۔غالباً نبوت سے ۱۱ برس پہلے حضرت قاسم رضی اللہ عنہ ۲ سال تک زندہ رہے۔انکی نسبت سے آپ کی کنیت ابو قاسم رائج ہوئی۔حضور ﷺ کو یہ کنیت بہت پسند تھی اور آپ نے منع بھی فرمادیا کہ (ان کی زندگی میں) انکے علاوہ کوئی مسلمان یہ کنیت نہ رکھے۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا

بیٹیوں میں سب سے بڑی تھیں۔ان کی شادی ہجرت سے پہلے ان کے خالہ زاد ابولعاص سے ہوئی۔ جنگ بدر کے بعد آپ ہجرت کر کے مدینہ پہنچیں۔کچھ عرصہ بعد ابوالعاص گرفتار ہو کر مدینہ پہنچے تو اسلام قبول کرلیا، اور انہیں بغیر دوبارہ نکاح کیے، پہلے ہی نکاح میں رخصت کردیا گیا۔اس کے بعد آپ بہت کم عرصہ زندہ رہیں۔اور سنہ ۷ ھ یا سنہ ۸ ھ میں انتقال فرما گئیں۔

حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا

ان کی شادی قبل نبوت ابولہب کے بیٹے عتبہ سے ہوئی تھی۔ دعوت اسلام کے بعد ابولہب کے کہنے پر عتبہ نے حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دے دی تو حضور ﷺ نے ان کی شادی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کردی۔علالت کی وجہ سے فتح بدر کے دن وفات پائی۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ انہیں کی علالت کے باعث جنگ بدر میں شریک نہ ہوسکے۔

حضرت اُم کلثوم رضی اللہ عنہا

آپ کی کنیت ہی کے ساتھ مشہور ہوئیں۔

سنہ ۳ ھ میں جنگ بدر کے بعد حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کا نکاح کردیا گیا۔ نکاح کے چھ برس بعد سنہ ۹ ھ میں انتقال کیا، اور حضور ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

آپ کے سن ولادت میں اختلاف ہے۔خیال ہے کہ نبوت کے ایک سال بعد پیدا ہوئیں۔۲ ھ میں آپکا نکاح حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ہوا۔اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عمر ساڑھے اکیس برس تھی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زرہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ ۴۸۰ درہم میں بیچی۔اور قیمت لاکر حضور ﷺ کو مہر کے طور پر دے دی۔آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ بازار سے خوشبو لائیں۔

نکاح ہوا اور آنحضرت ﷺ نے جہیز میں ایک پلنگ اور ایک بستر، ایک چادر، دو چکیاں، اور ایک مشک بھی دی۔حضرت علی رضی اللہ عنہ الگ مکان لیکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ مقیم رہے۔حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا میں کبھی خانگی رنجش ہو جاتی تو حضور ﷺ دونوں میں صلح کروا دیتے۔ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دوسرا نکاح کرنا

توبہ کی پکار

مایوسی گمراہی ہے

تحریر

مولانا محمد ثاقب نقشبندی ملتان شریف

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''کہا اور کون ہے اپنے رب کی رحمت سے مایوس ماسوائے ان کے جو گمراہ ہیں۔'' اس موضوع کے حوالے سے میرا قارئین سے ایک سوال ہے کہ اگر کوئی طالب علم کمرۂ امتحان میں پرچہ حل کرنے کے بجائے مایوس ہو کر بیٹھ جائے تو کیا ممتحن پرچہ لینا بند کر دے گا؟ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ بعینہ اللہ رب العزت نے انسان کو دنیا میں ایک خاص مقصد اور مشن کے لئے بھیجا ہے۔ اسے اشرف المخلوقات بنایا، خلافت ارضی کا منصب عطا کیا، اس کو جاننے، سمجھنے اور غور و فکر کرنے کی صلاحیتیں عطا کیں، عمل کرنے کے خاص اختیارات دیئے، دنیا میں رہنے کے لئے خاص ہدایات دیں، عملی نمونہ کے لئے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث کئے انبیاء کرام کے ذریعے وقتاً فوقتاً کتب نازل کیں جن کے ذریعے واضح کر دیا کہ یہ دنیا دار العمل ہے، اور جنت صرف متقین کے لئے ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''یہ دنیا کی زندگی تو کچھ بھی نہیں سوائے کھیل اور تماشے کے، اور آخرت کا گھر بہتر ہے پرہیزگاروں کے لئے کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟'' قرآن حکیم میں اتنا واضح نصب العین اور مقصد حیات بیان کر کے فرما دیا گیا کہ ہم لازماً آزمائیں گے کہ کون ہے جو کمرۂ امتحان میں پرچہ صحیح حل کرتا ہے اور کون ہے جو مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔

بالخصوص جنت جیسا عظیم انعام، جس میں جو چاہو گے دستیاب ہوگا۔ مایوسی سے بچنے کے دو طریقے اور مدارج ہیں۔

(۱) رجوع الی اللہ یعنی توبہ اور (۲) اعمال صالحہ کی پابندی۔

توبہ کی عظمت

توبہ وہ عمل ہے جو نہ صرف گزشتہ تمام گناہوں کو دھو ڈالتا ہے بلکہ گزشتہ گناہوں کو نیکیوں میں بھی تبدیل کر دیتا ہے۔ سورۃ الفرقان میں فرمایا: ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان و یقین لایا اور نیک کام کئے سو اللہ ان کی برائیوں کو اچھائیوں میں بدل دے گا۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو کوئی توبہ کرے اور عمل صالح کرے تو وہ پھر آتا ہے اللہ کی طرف پھر آنے کی جگہ۔''

سورۂ مریم میں فرمایا: ''مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیکی کی، سو یہی لوگ بہشت میں داخل ہونگے اور ان پر ذرا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا۔'' ان آیات میں کتنی بڑی خوشخبری ہے وہ لوگ جن کی زندگی مختلف جرائم میں ملوث رہی ہو اور انہیں معافی کی امید بھی نہ ہو تو وہ معاشرے میں فساد پھیلانے کے علاوہ اور کیا کردار انجام دیں گے۔ ان کو ان آیات اور توبہ کے بارے میں بتانا ضروری ہے تاکہ وہ مایوسی چھوڑ کر بارگاہ الٰہی میں معافی کے طلب گار ہوں اور پھر ایک اچھے انسان کی طرح عزت دار بن کر معاشرے میں زندگی گزاریں۔ دور نبوی کا ایک واقع ملاحظہ ہو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت میرے حجرے کے باہر کھڑی تھی، میں نے سلام کیا اور مزید توجہ دیئے بغیر حجرے میں چلا گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور استفسار کیا کے مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہوا اور ایک بچہ بھی پیدا ہوا جسے میں نے مار ڈالا کیا اسلام میں میرے

(بقیہ صفحہ 19)

چاہا تو حضور ﷺ سخت برہم ہوئے۔ آپ نے مسجد میں خطبہ دیا اور کہا کہ میری بیٹی میرا جگر گوشہ ہے اگر اس کو دکھ پہنچے گا مجھے بھی تکلیف ہوگی۔ چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنانے سے رک گئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی زندگی میں کوئی دوسرا نکاح نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پانچ بچے تھے۔ حضرت امام حسن، حضرت امام حسین، حضرت محسن، حضرت ام کلثوم اور حضرت زینب رضی اللہ عنہم شامل تھے حضرت محسن رضی اللہ عنہ بچپن ہی میں انتقال کر گئے۔

باقی چاروں اہم واقعات کے لحاظ سے تاریخ اسلام میں مشہور ہوئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کی رحلت کے ۶ ماہ بعد انتقال فرمایا۔

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ

آنحضرت ﷺ کی آخری اولاد ہیں۔ ذوالحج ۸ھ میں حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیدا ہوئے۔ ساتویں دن عقیقہ ہوا۔ حضور ﷺ نے بالوں کے ہم وزن چاندی خیرات کی۔ اور اپنے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نام پر نام رکھا۔ ام سیف نے دودھ پلایا۔ آنحضرت ﷺ ام سیف کے گھر جا کر حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو گود میں لیتے اور بوسہ دیتے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے ام سیف ہی کے گھرے ماہ کی عمر میں وفات پائی۔ حضور ﷺ کو علم ہوا تو تشریف لے گئے۔ نزع کا عالم تھا گود میں اٹھالیا اور آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضور ﷺ نے خود جنازہ پڑھایا۔ عربوں کا خیال تھا کہ جب کوئی بڑا شخص مرجاتا ہے تو چاند میں گرہن لگ جاتا ہے۔ اتفاق سے جس روز حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ نے وفات پائی چاند میں گرہن لگ گیا تھا۔ لوگوں میں مشہور ہوا کہ یہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی موت کا اثر ہے۔ آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوا تو فرمایا: ''چاند اور سورج، اللہ کی دو نشانیاں ہیں، کسی کی موت و حیات سے ان میں گرہن نہیں لگ سکتا''۔

(بقیہ مایوسی گمراہی ہے)

لئے کوئی گنجائش ہے؟ میں نے کہا ''نہیں''۔ اس پر وہ روتی ہوئی چلی گئی۔ اگلے دن میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ واقعہ سنایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کے کیا تو نے سورۃ الفرقان کی آیات نہیں پڑھیں: ''جو کوئی توبہ کریں اور نیک کام کریں تو وہ پھر آتا ہے اللہ کی طرف پھر آنے کی جگہ۔''

یہ سن کر میں نے اس عورت کو تلاش کیا اور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنایا۔ وہ یہ سنتے ہی سجدے میں گر گئی اور اپنی لونڈی کو آزاد کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ!

''یہ درگاہ میری درگاہ ہے جہاں ناامیدی نہیں اگر سو بار بھی ٹوٹ جائے تو بھی مایوس نہ ہو واپس آجا!''

توبہ کن کی قبول نہیں ہوتی

توبہ کا معنی ہے پلٹنا، رجوع کرنا۔ اگر غلطی اور نادانی سے توبہ ٹوٹ جائے یا انسان توبہ نہ کر سکے تو موت سے پہلے توبہ کرنے سے اللہ کے ہاں توبہ قبول ہو جائے گی۔ لیکن اگر حالت نزع ہو جائے تو اس وقت توبہ قبول نہیں ہوتی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور ایسوں کی توبہ قبول نہیں ہے جو گناہ کیے جاتے ہیں، یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کے سامنے موت آجائے تو کہنے لگے کہ اب میں توبہ کرتا ہوں اور نہ ہی ایسوں کی توبہ جو حالت کفر میں مرتے ہیں۔ ان کے لیے تو ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔'' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک حالت نزع میں نہ پہنچے۔'' حاصل کلام یہ ہے کہ توبہ کا دروازہ ابھی بند نہیں ہوا۔ قوم اور امت کے لیے اب بھی موقع ہے کہ اجتماعی توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرے۔ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ!

صفحہ بچوں کیلئے

مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ

محمد عمیر اکبر لاہور

مسلمانوں پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ حضرت مصعب بن عمیر کی شکل وصورت حضور ﷺ سے کافی ملتی جلتی تھی جب وہ شہید ہوگئے تو دشمنوں نے شور مچایا کہ محمد ﷺ ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ افواہ آناً فاناً سارے میدان جنگ میں پھیل گئی۔ مسلمانوں کے دل ٹوٹ گئے حتیٰ کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے بھی بددل ہو کر تلواریں پھینک دیں اور افسردہ خاطر ہو کر پہاڑ کے ایک گوشے میں دبک کر بیٹھ گئے۔ بعض مسلمان سپاہی تو انتہائی بدحواسی کے عالم میں ایک دوسرے پر ہی کرنے لگے۔ چنانچہ حضرت ابو حذیفہ غلطی سے کسی مسلمان ہی کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ کفار مسلمانوں پر چاروں طرف سے حملہ آور ہو رہے تھے۔ ان کی یلغار اس قدر شدید تھی کہ آنحضور ﷺ بھی شدید زخمی ہو گئے آپ ﷺ کے دندان بھی شہید ہو گئے ہونٹوں پر بھی گہرے زخم آئے۔ اس کے باوجود آپ ﷺ سنبھلے رہے اور ساتھیوں کے ساتھ دفاع پر ڈٹے رہے۔ کفار نے میدان جنگ میں ایک گڑھا کھود کر اس کا منہ گھاس پھوس سے ڈھانپ رکھا تھا

دشمن کے ہجوم سے بچ بچا کر آپ ﷺ ادھر سے گزرے تو اس میں گر پڑے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا ہاتھ تھاما اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے سہارا دے کر آپ ﷺ کو اس خطرناک گڑھے سے باہر نکالا۔ صحابہ کرام نے آپ ﷺ کو چاروں طرف سے اپنے حفاظتی گھیرے میں لے رکھا تھا تاکہ دشمن اور ان کے تیر آپ ﷺ تک نہ پہنچ سکیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو اچانک دیکھ لیا تو وہ خوشی سے بے اختیار پکار اٹھے مسلمانو! خوشخبری ہو۔ نبی کریم ﷺ یہاں (زندہ) موجود ہیں۔ حضور ﷺ نے اشارے سے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو اونچی آواز سے اعلان کرنے سے منع فرمایا۔ مگر اس وقت تک آپ کے حیات ہونے کی خوشخبری تمام مسلمان سن چکے تھے وہ سب آپ کی جانب پلٹے اور اپنی منتشر صفوں کو از سر نو ترتیب دینے لگے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا اعلان کفار نے بھی سن لیا تھا۔ انہیں اس بات پر سخت مایوسی ہوئی کہ حضور ﷺ ان کی زد سے بچ نکلے ہیں۔ چنانچہ وہ مختلف سمتوں سے حضور ﷺ پر پے در پے حملہ آور ہوتے رہے۔ مگر جانثار مسلمانوں کا حفاظتی دستہ اپنی جانوں پر کھیل کر آپ کا دفاع کرتا رہا۔ اس وقت تک آپ بہت زخمی ہو چکے تھے۔ حضرت علی، حضرت عائشہ، حضرت فاطمہ اور حضرت ابو عبیدہ ابن جراح رضی اللہ عنہم نے آپکے زخموں کی مرہم پٹی کی۔ اتنے میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک دستہ لے کر آپ پر حملہ آور ہوا۔ اگر مسلمانوں نے انہیں مار بھگایا۔ اسی دوران حضور ﷺ اس قدر نحیف اور تھکان زدہ ہو چکے تھے آپ نے جبل اُحد پر بیٹھ کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ آپ کے ساتھ صحابہ نے بھی بیٹھ کر ہی نماز پڑھی۔ اس جنگ میں عمارہ بن زیاد بھی شہید ہوئے۔ انہیں یہ قابل رشک سعادت نصیب ہوئی کہ انہوں نے جان دیتے ہوئے اپنے رخسار حضور ﷺ کے تلوؤں سے لگا دیئے تھے۔ کفار اپنی فتح پر آپے سے باہر ہو چکے تھے۔ کبھی کبھی وہ اپنے برگزیدہ بتوں کے نام لے لے کر جنگی نعرے بھی لگاتے تھے۔ وہ خوش تھے کہ انہوں نے جنگ بدر میں اپنے مقتولوں کا بدلہ لے لیا ہے۔ جنگ مدھم پڑی تو ابوسفیان نے فخر بقیہ صفحہ 20

(بقیہ مسلمانوں پر مصیبتوں کے پہاڑ)

اور تکبر سے اعلان کیا:

''ہم نے بدر کا بدلہ تو جی بھر کر لے لیا ہے۔
اب ہم اگلے سال تم سے پھر نمٹیں گے۔'' ادھر ان کی بے لگام عورتوں نے شہداء کی نعشوں کی بے حرمتی جاری رکھی۔ شہیدوں کے کاٹے ہوئے اعضاء کے ہار پہنے ہند بڑے غرور سے ادھر اُدھر گھومتی پھرتی رہی۔ اس سفاک عورت نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی نعش کا چہرہ تو بالکل مسخ کر دیا تھا۔ کفار کی ان وحشیانہ حرکتوں سے حضور ﷺ بے حد رنجیدہ تھے مگر آپ نے حکم دیا ہوا تھا۔ کہ مسلمان انتقاماً ایسی بہیمانہ حرکتوں سے سے باز رہیں۔ فاتح کفار کے صرف تیس افراد ہلاک ہوئے تھے۔ جنگ کے اختتام پر وہ اپنے مردوں کو دفن کر کے واپس مکہ روانہ ہو گئے۔
اس کے بعد مسلمانوں نے اپنے شہیدوں کو تکفین و تدفین کا اہتمام کیا۔ کل ستر مسلمان شہید ہوئے۔

(بقیہ اخلاق عالیہ)

☆......آپ بات وہ کرتے جس کا کوئی مقصد یا نتیجہ نکل سکتا۔
☆......جب آپ کلام کرتے تو صحابہ کرام اس طرح خاموش ہو کر سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہیں۔
☆......لوگ جن باتوں پر ہنستے آپ بھی مسکرا دیتے۔
جن پر لوگ تعجب کرتے آپ بھی کرتے۔
☆......کوئی باہر کا آدمی اگر بے باکی سے گفتگو کرتا تو تحمل فرماتے۔
☆......دوسروں کے منہ سے اپنی تعریف سننا پسند نہ کرتے۔
لیکن اگر کوئی اُحسان کا شکریہ ادا کرتا تو قبول فرماتے۔
☆......جب تک خود بولنے والا چپ نہ ہو جاتا اس کی بات در میان سے نہیں کاٹتے تھے۔
☆......نہایت فیاض۔ نہایت راست گو۔ نہایت نرم طبع۔ اور نہایت خوش صحبت تھے۔

(بقیہ میت کے حقوق)

ایک فرض ہے جس کی بہت فضیلت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے مومن بھائی کی مصیبت پر تعزیت کرے گا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے قیامت کے روز عزت کا تاج پہنائے گا۔''

(12) میت کے ذمے واجب الادا قرض کو ادا کرنا

میت کی تدفین اور باقی معاملات سے فراغت کے بعد ورثاء کو چاہیے کہ میت کے ذمے اگر کوئی قرض ہے تو اس کی جلد ادائیگی کی فکر کریں۔ اس لئے کہ جب تک قرض ادا نہیں ہو جاتا انسان کی روح معلق رہتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مومن کی روح اس وقت تک معلق رہتی ہے جب تک اس کا قرض ادا نہ کر دیا جائے۔

(بقیہ دعائے خلیل ،ولادت نبی)

بڑی خوشی ظاہر کی۔
فوراً حضور ﷺ کو خدا کے گھر کعبہ شریف میں لے گئے اور دعا مانگ کر واپس لائے۔
ساتویں دن قربانی کی اور تمام قریش کو دعوت دی۔ دعوت کھا کر لوگوں نے پوچھا کہ آپ نے بچے کا کیا نام رکھا؟
عبدالمطلب نے کہا ''محمد'' نام رکھا؟
جائے ولادت وہ مکان ہے جو بعد میں حجاج کے بھائی محمد ابن یوسف کے ہاتھ آیا تھا۔

(سیرت مغلطائی ص ۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو ان گنت نعمتوں سے نوازا ہے۔ لیکن کسی نعمت بارے اُحسان نہیں جتلایا۔
لیکن حضور سرور کائنات ﷺ کی ولادت پر اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں واضح احسان جتلایا کہ یہ میرا تم پر احسان ہے کہ میں نے تم کو اپنا پیارا رسول ﷺ عطاء کیا۔
اب ہم سب پر فرض ہے کہ آپ کی اطاعت کریں اور آپ کی تعلیمات پر عمل کریں۔

علماء و مشائخ اہل سنت و جماعت کی خدمات

قاری محمد اسحاق مدنی

جس طرح ہر دور میں دیگر دینی، ملی، قومی، ملکی مسائل میں علماء مشائخ اہل سنت نے اہم تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ الحمدللہ اسی طرح تحفظ ختم نبوت و ردمرزائیت میں بھی ان کا مثالی کردار ہے اور یہ شرف علماء و مشائخ اہل سنت ہی کو حاصل ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد کی موت تک اس کا تعاقب کیا اور حقیقتاً مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ لگائی۔ مجدد ملت: اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب مستطاب ''حسام الحرمین'' میں علماء عرب وعجم کی تصدیق سے نہایت مہتمم بالشان فتویٰ شائع فرمایا کہ ''غلام احمد قادیانی دجال و مسیلمہ کذاب کا بھائی ہے جو اس کی باطل باتوں میں سے کسی بات پر راضی ہو یا اسے اچھا جانے وہ اسی کی طرح کافر اور کھلا گمرا ہ ہے اور یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں'' علاوہ ازیں منکرین ختم نبوت کے رد میں جزاء اللہ عدوہ بابائہ ختم النبوۃ اور السوء العقاب علی المسیح الکذاب وغیرہ کتب تصنیف فرمائیں۔ امیر ملت: مولانا حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تبلیغ و دعا اور پیشین گوئی سے فی الواقع مرزائیت کا جنازہ نکل گیا، ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی مع اپنے گروپ کے لاہور آیا۔ احمدیہ بلڈنگس کے سفید میدان میں روزانہ تبلیغ مرزائیت میں تقریریں ہوتی تھیں، مرزا کا خیال تھا کہ تبلیغی دورہ سیالکوٹ تک کیا جائے گا، دوسری طرف کچھ فاصلہ پر دوسڑکوں کے مغربی تقاطع پر پیر صاحب کا تردیدی خیمہ لگا ہوا تھا اور حضرت صاحب کی سرپرستی میں علماء اہل سنت مرزائیت کے بخیے ادھیڑتے چلے جاتے تھے۔ ۲۲ مئی کو شاہی مسجد میں دوران وعظ حضرت صاحب نے فرمایا ''اگر مرزا کو سیالکوٹ جانے کی طاقت ہے تو وہاں جا کر دکھلائے میں کہتا ہوں کہ وہ وہاں کبھی نہیں جا سکتا، سب لوگ گواہ رہو کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت مارا جائے گا اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ مرزا کو لاہور سے نکال کر جاؤں گا کیونکہ یہ محمدیوں کے ایمان کا ڈاکو ہے ☆ ۲۵ مئی شب کو نہایت جوش سے کھڑے ہو کر فرمایا کہ ہم کئی روز سے مرزا کے مقابلہ میں آئے ہوئے ہیں، پانچ ہزار روپے کا انعام بھی مقرر کیا ہوا ہے کہ جس طرح چاہے وہ ہم سے مناظرہ کرے یا مباہلہ کرے لیکن وہ مقابلہ میں نہیں آتا، آج میں اعلان کرتا ہوں کہ آپ صاحبان سب دیکھ لیں گے کہ ۲۴ گھنٹے میں کیا ہوتا ہے؟ آپ اتنے الفاظ کہہ کر بیٹھ گئے۔ ادھر اسی رات مرزا ہیضہ سے بیمار ہو گیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دوپہر تک مر گیا، مرزا کی تاریخ وفات لقد دخل فی قعر جھنم (۱۳۲۶ھ) ہے۔ (الکادیہ علی الغادیہ ص ۳۸۶) علامہ ابوالحسنات: مولانا محمد احمد صاحب قادری علیہ الرحمۃ نے ۱۹۵۳ء میں ختم نبوت کی عظیم تحریک کی قیادت فرمائی، آپ مجلس عمل کے صدر منتخب ہوئے اس سلسلہ میں پیرانہ سالی کے باوجود دو سال جیل میں رہے اور آپ کے لخت جگر مولانا خلیل احمد قادری اور فدائے ختم نبوت مولانا عبدالستار خاں نیازی، ناظم اعلیٰ جمعیت علمائے پاکستان کو اسی سلسلہ میں پھانسی کی سزا سنائی گئی لیکن بعد میں بتقدیر خداوندی یہ سزا منسوخ ہو گئی۔ مولانا شاہ احمد نورانی: صدر جمعیت علمائے پاکستان نے اندرون ملک اور بیرون ملک ختم نبوت و رد مرزائیت کے سلسلہ میں عظیم خدمات سرانجام دیں ۶۰۰ مرزائیوں کو مشرف بہ اسلام فرمایا قومی اسمبلی میں سب سے پہلے ختم نبوت کی حمایت و مرزائیت کی مخالفت میں آواز بلند فرمائی۔ آپ ہی کی شروع کردہ جدوجہد کے نتیجہ میں آئین پاکستان میں ''مسلمان کی تعریف'' شامل ہوئی۔ آپ نے مرزائیت کی تردید میں ''حیات مسیح علیہ السلام'' اور انگریزی زبان میں ختم نبوت کے موضوع پر ایک ضخیم کتاب تصنیف فرمائی آپ کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی عربی میں کتاب ''المراۃ'' انگریزی میں THE MINROR اور اردو میں ''مرزائی حقیقت کا اظہار'' تصنیف فرمائی۔

انڈونیشی زبان میں ''مرزائی حقیقت کا اظہار'' کا ترجمہ ہوا جس کے نتیجہ میں ملائیشیا میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔ یادگار واقعہ: تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء کے دوران مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کے لئے آپ نے قومی اسمبلی کے اندر اور ملک میں بھی زبردست جدوجہد کی اور تبلیغی دورے فرمائے۔ پھر اس سلسلہ میں ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کرنے کا شرف بھی آپ ہی

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کا خبرنامہ

ترتیب محمد انیس خورشید ملتان

لاهور: (خصوصی رپورٹ) انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے راہنماؤں نے راولپنڈی سے کراچی تک جماعت اہل سنت پاکستان کے زیر اہتمام لبیک یارسول اللہ ﷺ لانگ مارچ میں بھرپور شرکت کی۔ اس سلسلے میں راولپنڈی سے علامہ رضاء المصطفیٰ نورانی اور انجمن کے صوبائی صدر قاری محمد اسحاق مدنی کی قیادت میں قافلے کراچی تک گئے۔ جبکہ راہوالی اور گوجرانوالہ میں حافظ محمد اشرف رضا قادری، لاہور میں حافظ محمد اکبر جتوئی، ملتان میں مولانا محمد ثاقب نقشبندی، اور دیگر مقامات پر مقامی راہنماؤں نے لانگ مارچ کا استقبال کیا۔

لاهور: انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام خلیفہ سوم شرم وحیا کے پیکر حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت ۱۸ ذوالحج کو انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں نہایت عقیدت ومحبت سے منایا گیا اس سلسلہ میں مرکزی پروگرام ڈاکٹر مفتی نجیب احمد ہاشمی، علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی، حافظ محمد اکبر جتوئی، الحاج محمد تنویر خان، حافظ محمد اشرف رضا قادری، الحاج تجمل حسین نقشبندی، مولانا محمد ثاقب نقشبندی، صوفی سعید احمد چشتی، سید مسرور عالم قادری، پیر لیاقت علی قادری، قاری محمد اسحاق مدنی، پیر عبدالرشید قادری، اور سید طاہر عباس بخاری کی صدارت میں ہوئے۔

هوته: حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا دور ایک مثالی دور تھا جو آج کے حکمرانوں کے لئے مشعل راہ ہے ان خیالات کا اظہار مقررین نے انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام حسینیہ جامع مسجد میں منائے جانے والے یوم شہادت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں منعقدہ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا جسکی سرپرستی پیر علامہ علی محمد اویسی نے کی جبکہ صاحبزادہ علامہ غلام محی الدین رضوی نے کی، انجمن کے بانی وسربراہ حافظ محمد اکبر جتوئی، میاں محمد ناصر زمان ہوتیانہ، میاں احمد حسین ہوتیانہ اور ضیاء الدین مہمانان خصوصی تھے۔ تقریب سے صاحبزادہ غلام قطب الدین اویسی، صاحبزادہ غلام غوث اویسی، اور علامہ غلام حسن اویسی نے خطاب کیا اور محمد صدیق نے ہدیہ نعت پیش کیا۔

لاهور: (خصوصی رپورٹ) انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام عشرۂ حضرت سیدنا فاروق اعظم وسیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کے سلسلے میں منعقدہ تقریبات کی صدارت دبئی کے سماجی راہنماء الحاج محمد تنویر خان نے کی اور انجمن کے بانی حافظ محمد اکبر جتوئی، علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی، الحاج تجمل حسین نقشبندی، نے کی ایڈیٹر ترجمان حافظ محمد اشرف رضا قادری مولانا محمد ثاقب نقشبندی، پیر لیاقت علی قادری، صاحبزادہ سعادت المصطفیٰ قادری، مولانا محمد عاشق صدیقی، مولانا کوکب نورانی، اور صاحبزادہ محمد انیس خورشید صدیقی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اسلام کی سربلندی کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ اگر آج بھی مسلمان اتباع حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر عمل پیرا ہو جائیں، تو فرقہ واریت کا خاتمہ ہوسکتا ہے، انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام اور اہل بیت عظام

کی شان میں ذرہ بھر گستاخی خطرہ ایمان ہے اس لئے دونوں ہستیوں کا احترام از حد ضروری ہے۔

ملتان شریف :انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں یکم تا دس محرم الحرام تک عشرۂ حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم وسیدنا امام حسین رضی اللہ عنہما منایا گیا اس سلسلے میں سیمینار، مذاکرے اور خصوصی اجتماعات منعقد کئے گئے۔ جبکہ مرکزی سیمینار یکم محرم الحرام کو شہلان گیسٹ ہاؤس میں ہوا جس سے علمائے کرام، دانشور، صحافی، وکلا اور مذہبی تنظیموں کے راہنماؤں نے خطاب کیا۔

عارف والا: انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام عارف والا میں قائد اہل سنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی کی یاد میں تقریب جماعت اہل سنت کے ڈویژنل امیر سید خلیل الرحمٰن شاہ کی صدارت میں منعقد ہوئی جبکہ الحاج صوفی محمد رشید اور انجمن کے بانی و سربراہ حافظ محمد اکبر جتوئی مہمان خصوصی تھے تقریب میں پیرزادہ علامہ محمد رضا ثاقب مصطفائی گوجرانوالہ، مولانا محمد ثاقب نقشبندی، سید محمود الحسن شاہ، قاری محمد اسحاق مدنی حافظ نظام الدین جامی، علامہ محمد طاہر سیالوی نے خطاب کیا۔

اڈا رسول پور: انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کا قیام انجمن کے ضلعی کنوینر علامہ سعید احمد معینی کی سرپرستی میں عمل میں لایا گیا۔ جس کے مطابق قاری باغ علی قادری صدر، چوہدری محمد رمضان نائب صدر، قاری طالب حسین چشتی جنرل سیکرٹری، چوہدری مقبول حسین جائنٹ سیکرٹری، اور چوہدری محمد اسحاق فنانس سیکرٹری منتخب ہوئے۔

بوریوالہ: چک نمبر 325 E.B بوریوالہ کے لئے قاری محمد فیاض قادری صدر، چوہدری عبدالکریم ڈوگر نائب صدر، ڈاکٹر عبدالغفار گجر جنرل سیکرٹری، جبکہ چوہدری عبدالغفار ڈوگر جائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئے۔

وہاڑی :انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان ضلع وہاڑی کے صدر علامہ پیر سید محمد جاوید شاہ بخاری رمضان المبارک میں روزہ کی حالت میں اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔

ملتان شریف : انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے بانی سربراہ حافظ محمد اکبر جتوئی کے قریبی ساتھی، حاجی ناظم حسین کے صاحبزادے اور حاجی محمد نواز کے داماد مکہ شریف کے تیس ۳۰ سالہ رہائشی حاجی محمد طاہر حسین مدینہ شریف میں فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد مسجد نبوی سے نکلتے ہی حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔

منظور آباد: ایڈیٹر ترجمان حافظ محمد اشرف رضا قادری کے چچا مدرسۃ البنات ضیاء القرآن منظور آباد کمیٹی کے نائب صدر حاجی شوکت علی مغل ٹریفک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان منظور آباد کے سرپرست قاری محمد بلال سیفی کی والدہ، حافظ محمد صدیق کی والدہ، اور منشی محمد اشرف رحمانی کے والد ۱۰۵ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔

راہوالی: انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان راہوالی کے سرپرست حاجی مشتاق احمد بھٹی کی والدہ انتقال کر گئیں۔ تایا فقیر حسین فیروز پوری کا بھانجا، وزیر حسین بھی انتقال کر گئے۔

وہاڑی: انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان ضلع وہاڑی کے کنوینر علامہ سعید احمد معینی اور ظہور احمد کے والد محمد حنیف انتقال کر گئے

مظفر گڑھ : انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے ضلعی صدر راؤ محمد اکمل خان سلیم کے صاحبزادے راؤ محمد فیاض اکمل راحت رنگ پور میں ٹریفک حادثہ میں انتقال کر گئے۔ انجمن کے مرکزی راہنماؤں علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی، حافظ محمد اکبر جتوئی، حافظ محمد اشرف رضا قادری، سید محمود الحسن شاہ، قاری محمد اسحاق مدنی، مولانا محمد ثاقب نقشبندی، پیر عبدالرشید قادری، اور پیر لیاقت علی قادری نے اپنے ایک بیان میں گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے جملہ مرحوموں کے لئے دعائے مغفرت اور سوگواران سے اظہار تعزیت کیا ہے۔

جشن میلاد گھر گھر مناؤ سبھی آگیا ہے ہمارا تمہارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ربیع الاول کا چاند دیکھنے کے بعد
۲ رکعت نماز نفل شکرانہ ادا کریں

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو مذہبی جوش وخروش سے مناکر سعادت دارین حاصل کریں

کے موقع پر رشتہ داروں دوستوں کو عید کارڈ تحائف
اور پھولوں کے گلدستے پیش کریں

صلوٰۃ وسلام

۱ تا ۱۲ ربیع الاول شریف
تمام مساجد میں نماز فجر کے بعد پیش کریں

۱۱، ۱۲ ربیع الاول کی شب اپنے مکان دکان
دفتر اور درس گاہوں پر چراغاں کریں

اس مقدس جلوس کو ہر غیر شرعی وغیر اخلاقی چیزوں سے پاک رکھیں

بینرز کے ذریعے مقامی سطح پر امت مسلمہ کو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت
کی مبارکباد دی جائے

اگر آپ تعلیمی ادارے کے سربراہ ہیں
تو اپنے طلبہ کو
جلوس
میں شرکت کا پابند کریں

آپ کا مکان یا دکان جلوس کی گزرگاہ پر ہے تو شرکاء کے لیے سبیل یا تبرک کا اہتمام کریں

آپ کا تعلق کسی بھی شعبہ ہائے زندگی سے ہو اس مبارک
پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اپنا اہم کردار ادا کریں

اگر آپ کسی حلقے کے ممبر ناظم یا کونسلر ہیں
تو اپنے حلقہ سے شاندار جلوس لے کر آئیں

اگر آپ کسی تنظیم کے صدر ہیں
تو آج ہی ہنگامی اجلاس بلاکر
تمام عہدیداروں وکارکنوں کو جلوس کے لئے پابند کریں

منجانب
الحاج محمد تنویر خان صوبائی کنوینر انجمن فدایان مصطفےٰ پاکستان صوبہ سندھ کراچی

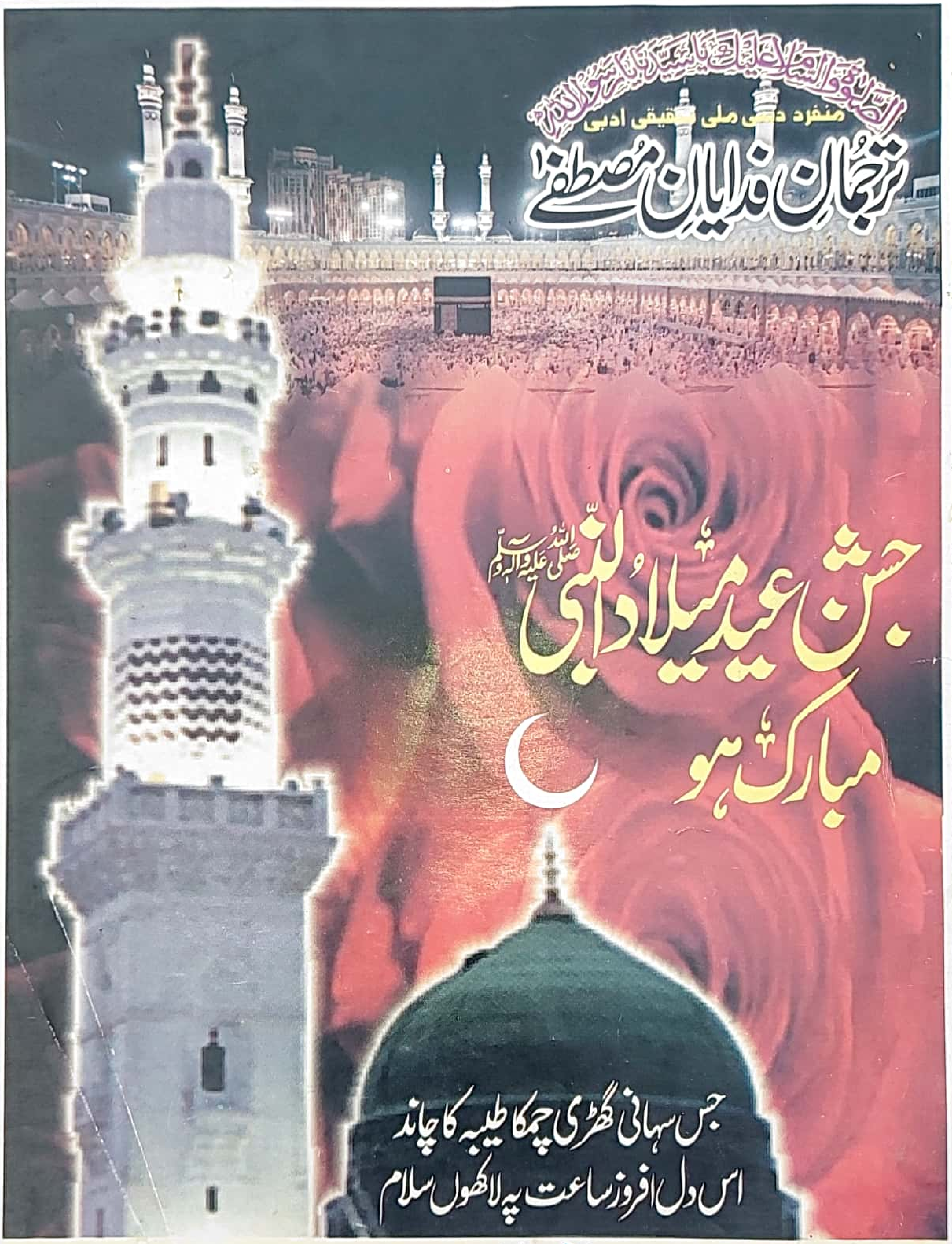

شعبہ نشر و اشاعت انجمن فدایانِ مصطفےٰ پاکستان

نعت حبیب کبریا

صلی اللہ علیہ وسلم

عرب کی سرزمیں پر تھے، ہر طرف ظلم وستم چھائے
بن کے رحمت جب، وہاں شاہ امم آئے
ہر طرف تھی بت پرستی، کفر وباطل کی فضا چھائی
مٹانے کفر و ظلمت کو، وہ نبی محترم آئے
ضرورت راہبر کی تھی، بھٹکے ہوئے گمراہ انسان کو
ہدایت کے لئے سب کی، نگہبان حرم آئے
مٹایا کفر وظلمت کو، نبی محترم نے یوں
وہ پیغام خدا لائے، توحید کا لیکر علم آئے
نہ تھا غم خوار کوئی، مفلس و نادار انسان کا
انہی نادار انسان کا، مٹانے ان کا غم آئے
بن کر یتیموں بے کسوں کے دکھ کا مداوا
امام الانبیاء محمد مصطفیٰ جان کرم آئے
سلام اس پر ابوسفیان کو جس نے اماں دے دی
جب مدینہ سے حرم وہ معہ جاہ و حشم آئے
ملی ان کے کرم ہی سے، زیارت کی سعادت بھی
جب زیارت کے لئے مشکور عاصی چشم نم آئے

دشمنان دین

یہ دشمنان دین، یہ غارت گر امن واماں
بد بخت بدانجام، دھرتی پہ ہیں بار گراں
کیوں مارتے پھرتے ہیں یہ، بے قصور انسان کو
ان کا نہ کوئی دھرم ہے، یہ ننگ وطن یہ ننگ جہاں
ہر جگہ اب قتل وغارت، تباہیاں بربادیاں
کون کرتا ہے یہاں، بم دھما کے واردات ناگہاں
ہیں یہ شاید زندگی سے تنگ اور بے زار لوگ
ہے کون بھڑکاتا انہیں، ہے کون ان کا راز داں
ہر ظلم پر کرتے ہیں فخر، بھٹکے ہوئے ناداں لوگ
خود بھی مرجاتے ہیں یہ، پست ہمت نامراد و بے نشاں
دہشت گردوں کا راج ہے، اب تو بھرے بازار میں
کیا پتہ کس وقت ہوجائے کہیں بم دھماکے بے گماں
گر حرص وہوس کو چھوڑ کر، سادگی اپنائیں لوگ
پھر صاحب ثروت کا ہو غریب سے ہمدردیاں
ظلم کا ہو خاتمہ، ہر سو خدا کا خوف ہو
ہوں بے کسوں کے ساتھ سب لوگوں کی ہمدردیاں
ختم ہوجائے گی پھر دشمنی امیر وغریب کی
ہوگی کہیں نہ پھر کبھی، ظلم کی یہ داستاں
ہے دعا مشکور کی، اب رحم فرمائے خدا
ہوجائے رواں دواں، پھر زندگی کا کارواں

Scanned with CamScanner

ترجمان فدایان مصطفٰے

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ

ربیع الاول ۱۴۲۹ھ
مارچ 2008ء

جلد ۹

ایک منفرد' دینی' ملی' تحقیقی' ادبی

شمارہ نمبر 20

سہ ماہی ترجمان فدایان مصطفٰے

(اشاعت) ربیع الاول ۱۴۲۹ھ مارچ 2008ء

فیضان کرم
اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت
الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہٗ

زیر نگرانی
پیر سید صالح محمد شاہ ہاشمی لاہور

ایڈیٹر
ابو لقمان حافظ محمد اشرف رضا قادری
راہوالی

مینجنگ ڈائریکٹر
الحاج محمد تنویر خان
کراچی

چیف ایڈیٹر
حافظ محمد اکبر جتوئی
روزنامہ جنگ لاہور

سرکولیشن مینجر
محمد الیاس قادری
کھاریاں

شعبہ اشتہارات
قاری محمد اسحاق مدنی
عارف والہ

مجلس ادارت

- حضرت علامہ محمد حنیف چشتی راہوالی
- صوفی سعید احمد چشتی رحیم یار خان
- مفتی محمد محسن فیضی احمد پور شرقیہ
- سید مسرور عالم قادری کراچی
- میاں عبدالستار راحت شاہکوٹ
- سید محمود الحسن شاہ عارف والہ
- صاحبزادہ لیاقت علی قادری قصور
- میاں ربنواز خان ربانی ملتان شریف
- رائے ثناء اللہ کھرل ضلع شیخوپورہ
- راؤ محمد اکمل خان سلیم مظفر گڑھ
- محمد اسلم شاد کمیر ضلع ساہیوال
- ڈاکٹر منظور احمد سعیدی بہاولپور
- صاحبزادہ محمد عابد شفیع گولڑوی جتوئی مظفر گڑھ

اس شمارے میں

پاکستان کی سلامتی کے لیے ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا
اداریہ چیف ایڈیٹر کے قلم سے.....2
محبت رسول ﷺ علامہ احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ.....3
شرک ہوتا ہے پاش پاش میلاد الرسول ﷺ سے.....5
صاحبزادہ لیاقت علی قادری
معجزہ حضرت علی اور دس بیبیوں کی کہانی کی حقیقت.....8
خواتین کا صفحہ محسن انسانیت نے درندہ صفت
انسان کو انسانیت کی معراج عطا کی.....13
بچوں کا صفحہ جھوٹ نہ بولنے سے ڈاکوؤں کا تائب ہونا.....15
عالمی مبلغ اسلام الحاج محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ.....17
ماں جیسی مقدس ہستی دنیا میں کہیں نہیں ملتی.....19
انجمن فدایان مصطفٰے پاکستان کے شب و روز
20.....
انجمن فدیان مصطفٰے کا خبر نامہ.....22

ہدیہ فی شمارہ: 15 روپے / سالانہ چندہ 60 روپے

برائے خط و کتابت
حافظ محمد اکبر خان جتوئی روزنامہ جنگ آفس لاہور 042 6368071 6365185
حافظ محمد اشرف رضا جامع مسجد جتی شاہ جمال راہوالی گوجرانوالہ 055 3828819 0334 4421940

Scanned with CamScanner

پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا

اداریہ چیف ایڈیٹر کے قلم سے

وطن عزیز اس وقت اپنی ساٹھ سالہ تاریخ کے نازک موڑ پر کھڑا ہے، اس میں شک نہیں کہ ایسے نازک موڑ اور آزمائش کے لمحات ہر قوم کی زندگی میں آتے ہیں اور زندہ قومیں ایسی مشکلات و مصائب کی بھٹی سے کندن بن کر نکلتی ہیں۔ لیکن یہاں ایک بڑا مسئلہ یہ درپیش ہے کہ پاکستانی قوم اس وقت بے امام ہو چکی ہے اس کے پاس کوئی باکردار زیرک اور وسیع النظر سیاسی قیادت نہیں جو پوری قوم کو یکجا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ جو لوگ اس وقت حکومت پر قابض ہیں انہیں قوم کی اکثریت ناپسند کرتی ہے اور جنہیں قوم کی جزوی تائید حاصل ہے وہ حصول اقتدار کے لئے سیاسی بازی گری کے مظاہروں میں مصروف نظر آتے ہیں الیکشن 2008ء میں بھی ملک کی سیاسی فضاؤں میں کسی قسم کا ارتعاش نظر نہیں آرہا۔ عوامی رابطہ مہم میں محترمہ بے نظیر بھٹو کا افسوس ناک قتل ایک قومی سانحہ ہے اور ملک کا گلی کوچہ ابھی تک عملاً انہی کا سوگ منا رہا ہے۔ کراچی سے خیبر اور کوئٹہ سے سوات تک دہشت گردی کا جن بھی اپنی پوری وحشت ناکیوں کے ساتھ پھنکار رہا ہے۔ مہنگائی کو دیکھیں تو وہ اپنی خطرناک انتہاؤں کو چھو رہی ہے۔ حد تو یہ ہے کہ پاکستان جیسے زرعی ملک میں پہلی مرتبہ آٹے کا شدید بحران ہے۔ ان تینوں پریشانیوں کو بھی قوم خاطر میں نہ لاتی اگر اسے ملکی سرحدیں محفوظ نظر آتیں۔ یہی وجہ ہے کہ خودکش حملوں بم دھماکوں بھوک اور اندھیروں سے سہمی ہوئی قوم ایٹمی پاکستان کی سلامتی کے لئے سب سے زیادہ متفکر ہو رہی ہے۔

بدقسمتی سے اس افلاس زدہ قوم کو اپنی جان و مال کی اتنی پرواہ نہیں کیونکہ وہ بار بار لٹنے کی عادی ہو چکی ہے لیکن اب کی بار اسے جنونی دہشت گردوں کی ،،مہربانیوں،، کے ساتھ ساتھ عالمی دہشت گردوں کے عزائم کا بھی احساس ہو چکا ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے توسط سے اسے فلسطین، عراق، افغانستان لبنان اور کشمیر میں غیر ملکی مسلح فورسز سے نبرد آزما مسلمانوں کی مشکلات کا قریبی مشاہدہ ہو چکا ہے۔ ریاستی دہشت گردی کے خطرے سے اگرچہ ہمارا پڑوسی ملک ایران بھی اسی طرح دوچار ہے مگر وہاں ہماری طرح قومی انتشار نہیں۔ ایران کی عوام اور قیادت کے درمیان اعتماد اور ہمدردی کا رشتہ بے حد مضبوط ہے۔ ایرانی صدر نے اپنی ذات کو قوم کی بے لوث خدمت کے لئے وقف کر رکھا ہے تو اس کی قوم بھی اس کے ساتھ جذباتی وابستگی میں تاریخی کردار ادا کر رہی ہے۔ اس کے برعکس ہماری موجودہ قیادت اپنے اقتدار طلب اقدامات کے طفیل قوم کے لئے جملہ بحرانوں کا سبب ثابت ہوئی ہے اور صدر محترم ایوان اقتدار میں خود کو تنہا محسوس کر رہے ہیں۔ ان کی فکر کا تراشیدہ الیکشن آئندہ حکومتی ڈھانچہ اور ملکی و عالمی تیور اب ان کی توقعات سے قطعاً مختلف ہو چکے ہیں۔ پی پی سے ڈھیل کی منڈھے چڑھتی بیل محترمہ کی المناک موت کے حادثے نے نہ صرف کاٹ دی ہے بلکہ حالات نے صدر محترم اور ان کے سرکردہ حواریوں کو تحقیقات کے کٹہرے میں لا کھڑا کیا ہے۔ کئی سیاسی اتحاد خطروں میں ہیں اور کئی قوتیں اتحاد نو کے دائروں میں منظم ہو رہی ہیں۔ نئی عسکری قیادت جوان تمام حالات و واقعات کو بنظر غائر دیکھ رہی ہے اس

(بقیہ صفحہ 4)

محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی جانوں کو حضور ﷺ کی جان پاک پر فدا کر دیں یہ کمال محبت رسول ﷺ ہے۔

اس آیت کریمہ کے مضمون سے متفق علیہ حدیث کے مضمون کی واضح تائید ہوتی ہے حضرت انسؓ سے صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ ولدہ والناس اجمعین'' اور صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں ''من نفسہ'' کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہوسکتا تک کہ میں اس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں اور اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ ''حضور آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں' سوائے میری جان کے تو حضور ﷺ نے فرمایا جب تک میں کسی کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں وہ ہرگز کامل مومن نہیں ہوسکتا' تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا ''حضور! اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا آپ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے عمر ''اب تمہارا ایمان کامل ہوا'' معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حب رسول ﷺ ہے۔ بے شمار احادیث صحیحہ سے یہ مضمون ثابت ہے بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اس کے بعد تعظیم و توقیر کی طرف آیئے۔ سورۃ فتح میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح شام۔ اس آیت کے مضمون کا تعلق بھی مومنین سے ہے' منافقین سے نہیں۔ قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ ایمان اور انفاق کے درمیان حد فاصل رسول اللہ ﷺ کی محبت اور تعظیم و توقیر ہے۔

رہا یہ امر کہ محبت و تعظیم کا تعلق قلب سے ہے۔ اس کا اظہار بھی قول و عمل ہی سے ہوسکتا ہے۔ جیسا کہ ''فاتبعونی'' ظاہر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اقوال اعمال علامت محبت نہیں ہوتے' ورنہ منافقین بھی اہل محبت میں شامل ہو کر مومن قرار پائیں گے۔ منافقین نے ہمیشہ ایمان اور محبت کے دعوے کے ساتھ ساتھ ظاہری اقوال و اعمال پر زور دیا' مگر محبت کی کوئی صحیح علامت ان میں نہیں پائی گئی۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں اور دیگر علمائے اکرام نے حضور ﷺ کی محبت کی علامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور کا نام پاک سنتے ہی خشوع اور خضوع کی کیفیت طاری ہو جانا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و محامد سن کر خوش ہونا اور سننے والے پر خوشی و مسرت کے آثار ظاہر ہونا' حضور ﷺ کے محبین اور آل اصحاب سے محبت کرنا' حضور ﷺ کی لقاء کا مشتاق ہونا' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی شہر' بلکہ ہر اس چیز سے جس کی نسبت ذات مقدسہ سے ہے' محبت کرنا ہر حال میں اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت میں جاننا' بلکہ اپنی جان کو حضور ﷺ کی ملک سمجھنا' حضور ﷺ کے ساتھ محبت کی علامات ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے ارشاد کی روشنی میں آپ کی محبت کی عظیم ترین علامت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ میں کوئی عیب نہ دیکھے اور سننے والے کا

کان حضور پاک کا کوئی عیب نہ سنے۔ محبت والی آنکھ محبوب کا کوئی عیب نہیں سن سکتا۔ مسند احمد' ابوداؤد اور تاریخ بخاری میں مرفوع حدیث وارد ہے "حبک الشئی یعمی و یصم" یعنی محبت' محبوب کا عیب دیکھنے سے آنکھ کو اندھا اور کان کو بہرا کر دیتی ہے۔

بے شک حضور ﷺ کی اطاعت اور اتباع آپ کی محبت کی قوی دلیل ہے لیکن صرف ظاہری قول وعمل اس کے لئے کافی نہیں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایسی صورت میں تمام منافقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطیع ومتبع سنت قرار پائیں گے جو صراحۃً باطل ہے۔ معلوم ہوا کہ اطاعت اور اتباع کے معنی یہ ہیں کہ جذبہ محبت سے سرشار ہو کر محبوب کی اداؤں کے سانچہ میں ڈھل جائے اور بہ تقاضائے محبت محبوب کے تقاضوں کے مطابق عمل کرے۔ محبت کے بغیر کسی کے قول وفعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے اتباع نہیں۔

اس تفصیل سے اہل سنت کا تشخص واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے عشق ومحبت اور تعظیم وتوقیر کی بنا پر طریق مسلوک فی الدین پر استقامت' سنیت کا امتیازی مقام ہے۔ تمام صحابہ' تابعین' آئمہ مجتہدین' محدثین' اولیائے کرام اور علمائے اعلام و جملہ سلف صالحین سب کا یہی مسلک تھا اور اسی لئے وہ سب اہل سنت تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی راہ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین

بقیہ اداریہ

نے اپنے ابتدائی اقدامات کے ذریعے نہایت خوش آیند فیصلے کئے ہیں خصوصاً افواج پاکستان کو سیاسی اکھاڑے سے دور رکھنے کا فیصلہ بروقت بھی ہے اور بہترین بھی۔ ورنہ صدر صاحب نے تو قوم اور فوج کو آمنے سامنے لا کھڑا کیا ہے اور یہ لڑائی بدقسمتی سے شمالی علاقوں میں باقاعدہ جاری ہے جو ہماری ملکی تاریخ کا افسوس ناک ترین اور خطرناک ترین باب ہے۔ اس خانہ جنگی سے نجات کا راستہ ہی پاکستان کی حفاظت اور بقا کا راستہ ہے اللہ کرے قوم کو امن کا یہ راستہ تلاش کرنے میں مزید وقت ضائع نہ کرنا پڑے۔ ان حالات میں من حیث القوم سب جماعتوں کو ملکی بقا مقدم رکھنا ہوگی اور ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر ایک دوسرے کو برداشت کرنا ہوگا اہل سنت کا شیرازہ بھی بکھر چکا ہے جس کے باعث سیاسی میدان میں اہل سنت کا وجود ختم ہو کر رہ گیا ہے جبکہ ہر شخص اپنے آپکو ایک دوسرے سے اونچا ہونے کے چکر میں مختلف گروپوں میں تقسیم ہو چکے ہیں کسی کو اہل سنت کی بقا اور تشخص قائم رکھنے کی فکر نہیں ہے کارکنان اہل سنت خون کے آنسو رو رہے ہیں انہیں نہ تو غزالی زماں اور قائد اہل سنت اور مجاہد ملت جیسی کوئی شخصیت نظر آ رہی ہے اور نہ ہی اتحاد اہل سنت ہوتا دیکھائی دے رہا ہے مایوسی اگر چہ کفر ہے مگر امید کی کرن بھی نظر نہیں آ رہی ایسی صورت میں تمام گروپوں کے قائدین کو سوچنا ہوگا کہ اہل سنت کی بقا اتحاد اہل سنت میں ہے۔

شرک ہوتا ہے پاش پاش میلاد الرسول ﷺ سے

صاحبزادہ لیاقت علی قادری قصور

شرک ہوتا ہے پاش پاش میلاد الرسول ﷺ سے

معزز قارئین! ہم دیکھتے ہیں کہ جب ماہ ربیع الاول شریف کی تشریف آوری ہوتی ہے تو پوری کائنات میں خوشیاں بکھر جاتی ہیں کسی نے بھی پوچھا جائے کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو وہ خوشی سے جواب دیتا ہے کہ اس ماہ مبارک میں باعث تخلیق کائنات، محبوب کردگار، احمد مختار، انبیاء کے تاجدار، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی ہے۔ اسی وجہ سے حضور سرور کائنات ﷺ سے سچی محبت رکھنے والے تمام اہل ایمان اپنے پیغمبر ﷺ کی ولادت مبارکہ کا جشن، جشن عید میلاد النبی ﷺ انتہائی عقیدت ومحبت اور جوش وجذبے سے مناتے ہیں۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جس سے غلامان مصطفیٰ کی خوشی مزید دوبالا ہو جاتی ہے پورا عالم اسلام سچی عقیدت سے نذرانے پیش کرتا ہے اور جھوم اٹھتا ہے۔

مگر دیکھنے میں یہ بھی آیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خود کو مسلمان بھی کہتے ہیں اور جن کا کلمہ پڑھ کر خود کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں کی ذات اقدس ﷺ کی بے ادبی کرتے ہوئے ذرا بھی عار محسوس نہیں کرتے، جشن عید میلاد النبی ﷺ جیسی عظیم خوشی اور باعث نجات عمل کو شرک سے تعبیر کرتے ہیں اور ہر سال اپنا بدباطن ظاہر کرتے ہوئے عشاق نبی ﷺ کے متعلق اپنے نظریات فاسدہ کا پرچار کرتے ہیں اور سچے غلامان رسول ﷺ کو راہ حق سے بہکانے کی پوری جدوجہد کرتے ہیں۔

کبھی رسول اللہ ﷺ کو صرف بڑے بھائی کا درجہ دیتے ہیں، کبھی علوم مصطفیٰ کی نفی، کبھی اختیارات مصطفیٰ پر انکاری ہوتے ہیں، تو کبھی کسی اور عظمت سرور عالم کی بات پر ضرب لگا کر خود کو صحیح معنوں میں منافقین ومشرکین مکہ کے پیروکار ثابت کرتے ہیں۔ مگر اللہ جل شانہ نے ان لوگوں کے چہروں کا نور ختم کر کے عجیب بنا کر اپنے محبوب کریم ﷺ کے سچے غلاموں کو سمجھا دیا ہے کہ ان کی پہچان کر لو جو میں نے چہروں پر ہی عیاں کر دی ہے تو رسول اللہ ﷺ کے سچے غلام چہرے دیکھ کر ہی ایسے غداروں کو پہچان جاتے ہیں اور خود کو ان کے شرور سے محفوظ رکھتے ہوئے ذکر سرور عالم ﷺ کے پرچار کو مزید بڑھا دیتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ہر سال پورے عالم اسلام میں جشن عید میلاد النبی کی دھوم پہلے سے زیادہ مچی ہوئی ہے اور عظمت سرور عالم ﷺ کا پرچار مزید بڑھتا جائے گا اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا جشن عید میلاد النبی ﷺ منانا شرک ہوتا ہے یا شرک کا قلع قمع ہوتا ہے۔

جب ہم قرآن حکیم کا مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے معجزات سے نوازا تھا جنہیں دیکھ کر انسانیت کو رشد وہدایت کا زیور عطا اور دین ودنیا وآخرت کو سنوارا گیا، کچھ تو سنور گئے مگر کچھ لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے معجزات کو دیکھ کر کئی غلط قسم کے نظریات قائم کر لئے جیسا کہ یہودیوں نے حضرت سیدنا عزیر علیہ السلام کو دیکھا کہ سو سال تک مٹی پر لیٹے رہے مگر مٹی نے ان کا ذرا بھی نقصان نہ کیا حالانکہ سو سال تک آپ پر موت طاری رہی اور

ساتھی میں یہ بھی کرشمہ قدرت ہوا کہ آپ کا کھانا سو سال تک پڑا رہا مگر بوسیدہ نہ ہوا اور آپ کا مشروب بھی سو سال پڑا رہا مگر بوسیدہ نہ ہوا' سو سال گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو دوبارہ ظاہری حیات عطا فرمائی تو پوچھا کہ اے عزیر (علیہ السلام) آپ کو یہاں کتنی مدت ہوئی ہے تو عرض کی یا اللہ کریم ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ہوا ہے تو اللہ کریم نے فرمایا اے عزیر (علیہ السلام) ایسا نہیں ہے بلکہ تجھے یہاں پر ٹھہرے ہوئے سو سال گزر چکے ہیں اب یہ بات عقل سے ورا ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک انسان پر موت طاری ہو اور سو سال تک نہ اسے نقصان ہو نہ اس کا کھانا' پینا بوسیدہ ہو مگر ماننا پڑے گا کیونکہ یہ قدرت الٰہی ہے اور نبی کا معجزہ بھی ہے اور معجزہ تو ہوتا ہی وہ ہے جو عقل میں نہ آسکے بلکہ عقل حیران و پریشان ہو جائے۔

اب یہودیوں نے ان کمالات کو دیکھ کر عزیر علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا اور یہ بات اپنے پختہ نظریات میں شامل کر لی' حالانکہ اللہ تعالیٰ بیٹے سے پاک ہے وہ تو وحدہ لاشریک ہے نہ کسی کا باپ ہے نہ وہ کسی کا بیٹا' اسی طرح جب نصرانیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہ عظیم معجزات رکھتے ہیں جو کہ ان کی عقل و ادراک میں نہیں آتے وہ صفات جو اللہ تعالیٰ سے مختص ہیں وہ اس نے اپنے بندے کو دی ہیں۔ انہوں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ پنگھوڑے میں کلام کی' اپنی اور اپنی والدہ کی صفائی دی' توحید و رسالت کا پرچار کیا اور جوانی میں عجائبات دکھائے کہ کبھی برص کی بیماریوں کو دور کر رہے ہیں جو لوگ کھا کر آتے ہیں وہ بھی بتا رہے ہیں جو گھر میں سنبھال آئے ہیں وہ بھی بتاتے ہیں اور مردوں کو زندہ کرتے ہیں۔ اسی طرح کئی معجزات دیکھ کر آپ کے امتیوں نے آپ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔

اب ہمارے اسلاف نے ہمیں یہ تاکید فرمائی کہ اے مسلمانوں دھوم دھام سے اپنے نبی ﷺ کا میلاد منایا کرو کیونکہ پہلے نبیوں کے معجزات دیکھ کر لوگوں نے ان کو ابن اللہ کہا تھا کہیں ایسا نہ ہو امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ان سے بڑے معجزات دیکھ کر لوگ اللہ نہ کہنا شروع کر دیں' علی الاعلان میلاد الرسول مناؤ کیونکہ جس کا میلاد ہوتا ہے وہ اللہ نہیں ہو سکتا کیونکہ اللہ تو نہ کسی سے جنا گیا ہے نہ اس کو کسی نے جنا ہے اللہ تو میلاد سے پاک ہے۔

اب یہ بات ثابت ہوئی کہ اہل ایمان جو میلاد النبی ﷺ مناتے ہیں یہ عین اسلام کے مطابق ہے یہ شرک نہیں ہوتا بلکہ شرک کا قلع قمع ہوتا ہے۔

دھوم دھام سے مناؤ' پورے عالم کو سجاؤ
شرک ہوتا ہے پاش پاش میلاد الرسول سے

جو لوگ میلاد النبی ﷺ منانے کو شرک گردانتے ہیں ان بیچاروں کو شرک کی تعریف کا ہی پتہ نہیں اگر پتہ ہوتا تو جشن ولادت کو کبھی شرک نہ کہتے' جشن عید میلاد النبی ﷺ تو وہ عظیم خوشی ہے جس سے مسلمان تو مسلمان ہیں جو منا کر بہاریں لوٹتے ہیں کفار بھی نفع پاتے ہیں چنانچہ بخاری شریف و دیگر کتب میں ہے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ثویبہ ابو لہب (رسول اللہ ﷺ کا چچا) کی لونڈی تھی جسے اس نے نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں آزاد کر دیا تھا' اس (ثوبیہ) نے حضور اکرم ﷺ کو بھی دودھ پلایا' ابولہب کے مرنے کے بعد اس

کے بعض اہل خانہ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ) نے بری حالت میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابولہب نے جواب دیا کہ تم سے جدا ہو کر کوئی راحت نہیں پائی، سوائے اس کے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں وہ اس لئے کہ میں نے (حضرت محمد ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں) ثوبیہ کو آزاد کیا تھا (فتح الباری، عمدۃ القاری)

قارئین گرامی! آپ خود اندازہ لگائیے کہ ابولہب نے بھتیجا پیدا ہونے کی خوشی میں ثوبیہ کو آزاد کیا تھا نہ کہ نبی سمجھ کر پھر بھی جس دن آزاد کیا تھا اس دن اس کو سیراب کیا جاتا ہے حالانکہ وہ کافر مرا مگر ہم تو مسلمان ہیں اور امام الانبیاء امام الرسل اور اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بلند ترین رسول سمجھ کر میلاد مناتے ہیں تو کیوں نہ دین و دنیا اور آخرت سنورے گی، محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب کافر تھا جس پر قرآن بھی گواہ ہے اگر اس کو حضور اکرم ﷺ کی ولادت کی خوشی میں فائدہ پہنچا تو موحد مسلمان جو کہ حضور اکرم ﷺ کا امتی ہے اس کو کس قدر حضور اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں فائدہ ملے گا۔

قارئین محترمین! اس تحریر کے اندر حضرت عزیر علیہ السلام کا واقعہ ذکر کیا جس کو قرآن حکیم میں واضح بیان کیا گیا ہے اس واقعہ سے حضرات اہل سنت کے عقائد کی کچھ نشاندہی کرنا بھی ضرورت سمجھتا ہوں۔ ا۔ حضرت عزیر علیہ السلام پر سو سال موت طاری رہی اور آپ مٹی پر آرام فرماتے رہے مگر آپ کو مٹی نے ذرا بھی نقصان نہ پہنچایا ☆ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ زمین حضرات انبیاء کے جسموں کو نقصان نہیں پہنچاتی جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے۔ ☆ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے جملہ انبیاء اپنے اپنے مزارات میں محفوظ ہیں بلکہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہیں اور رزق بھی دیئے جاتے ہیں۔

☆ معلوم ہوا کہ حضور سرور انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام روضہ مقدس میں باحیات ہیں اور اپنے سارے غلاموں پر نظر فرمائے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ معاذ اللہ نبی مر کر مٹی میں مل گئے وہ جان لیں کہ عزیر علیہ السلام تو سلامت رہے مگر آپ کا گدھا مٹی ہو چکا تھا، ہڈیاں بکھر چکی تھیں، ☆ اس سے پتہ چلا مٹی میں گدھے مر کر ملتے ہیں انبیاء علیہم السلام نہیں، مگر یہ بات صرف مسلمانوں کو سمجھ آتی ہے منافقوں کو کیسے سمجھ آئے۔

معزز قارئین! آیئے آج عہد کریں کہ ساری عمر دھوم دھام سے جشن میلاد الرسول ﷺ منا منا کر شرک کا قلع قمع کرتے رہیں گے اور رسول اللہ کے سچے غلام ہونے کا ثبوت دیتے رہیں گے۔

فرمان نبوی ﷺ

(1) انسان خدا کا اور خدا اس کا راز ہے

(2) کسی فاسق کی برائی کرنا غیبت نہیں ہے

(3) سچی اور میٹھی بات بھی ایک صدقہ ہے

معجزہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور دس بیبیوں کی کہانی کی حقیقت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم
وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ O

اس میں کوئی شک نہیں کہ بزرگان دین کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کرنے کے لئے ختم شریف دلانا نہ صرف جائز بلکہ کار ثواب ہے اور نہ ہی اس میں کوئی شبہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ومقرب بندوں کے طفیل مصیبت زدوں کی مصیبتیں ٹالتا اور مشکل میں پھنسے ہوؤں کی مشکلیں آسان فرماتا ہے نیز اولیاء کرام کی کرامات کے برحق ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں، لیکن ان کہانیوں کا پڑھنا، سننا ناجائز ہے کیونکہ دلائل وشواہد کی روشنی میں یہ جھوٹی، من گھڑت اور شیعہ کی بنائی ہوئی ہیں اور یہ شیعہ کی ایک خطرناک نئی چال ہے، جس کے ذریعہ وہ ان پڑھ اور کم پڑھی لکھی سنی عورتوں کو اہل بیت کرام کی محبت کا جھانسہ دے کر نہایت عیاری ومکاری سے شیعہ بنا دینا چاہتے ہیں حالانکہ ان قدسی صفات حضرات سے جھوٹی باتیں بنا کر منسوب کر دینا ان سے محبت کرنا اور انہیں راضی کرنا نہیں بلکہ یہ درحقیقت ان سے عداوت رکھنا اور انہیں سخت رنج پہنچانا ہے، پس اہل سنت پر فرض ہے کہ وہ شیعہ کے اس عزم بد کو غلط بناتے ہوئے نہایت سختی کے ساتھ ان کہانیوں کا پڑھنا اور ان کا داخلہ اپنے اپنے گھروں میں بند کر دیں اور اگر گھروں میں ان کے کچھ نسخے پڑے ہوں تو انہیں تلف کر دیں، باقی بیبیوں کی نذر ونیاز کھانے کے لئے مخصوص قسم کی عورتوں ہی کو ضروری سمجھنا وغیرہ سوال میں مذکورہ رسومات بھی محض جاہلانہ رسمیں ہیں شریعت میں ان کی کوئی اصل نہیں۔ ان سے احتراز لازم ہے۔ اللہ تعالیٰ حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دلائل سطور بالا میں عرض کیا گیا تھا کہ یہ کہانیاں، جھوٹی، من گھڑت اور شیعہ کی بنائی ہوئی ہیں، اس کے بعض دلائل حسب ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ۱: ان خود ساختہ کہانیوں کا ''معجزہ'' اور ''اعجاز'' کے نام سے عنوان ہی یہ بتا رہا ہے کہ اس کے بنانے والے شیعہ ہیں کیونکہ شیعہ ہی آئمہ وپیشوایان اہل بیت کی کرامات کو ''معجزہ'' اور ''اعجاز'' کے نام دیتے ہیں جو کسی طرح مخفی نہیں، حالانکہ معجزہ تو رسول ونبی کا ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۲: رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ فاطمۃ الزہرا'' صفحہ ۱۶ پر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ کا ''وصی'' کہا گیا ہے اور آپ کے حق میں یہ لفظ شیعہ ہی بولا کرتے ہیں چنانچہ اذان میں بھی وہ ان کو ''وَصِیُّ رَسُوْلِ اللہِ'' کہتے ہیں۔

دلیل نمبر ۳: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' میں جگہ جگہ پیرا ختم ہونے پر ''صلوٰۃ'' کا لفظ لکھا ہے جسے عموماً شیعہ لوگ اپنی مجلسوں میں بولا کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ نمبر ۲، ۴، ۵، ۸، ۱۱، ۲۳، ۲۵، ۳۱

دلیل نمبر ۴: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۳ اور صفحہ ۲۲ پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام کے ساتھ علیہ السلام اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام کے ساتھ علیہا السلام کے لفظ لکھے ہیں اور یہ شیعہ کا طریقہ ہے جو محتاج دلیل نہیں۔

دلیل نمبر ۵: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۱۶ اور صفحہ ۲۲ پر درود شریف اس طرح لکھا ہے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اور اس طرح سے درود شریف ہی پڑھا کرتے ہیں جو کسی طرح پوشیدہ نہیں۔

دلیل نمبر ۶: اسی رسالہ کے صفحہ نمبر ۱۴، ۱۵، ۱۶ پر عورت کو ''مومنہ'' لکھا ہے نیز صفحہ ۳۲ پر مردوں عورتوں کو ''مومنین و مومنات'' کہا گیا ہے اور یہ شیعہ کا طریقہ ہے چنانچہ صفحہ ۲۳ کی عبارت اس طرح ہے:

''خداوند عالم سے دعا ہے کہ جس طرح لکڑ ہارے کی مشکل آسان ہوئی اسی طرح تمام مومنین و منات کی بحق آئمہ طاہرین مشکلیں حل ہوجائیں''۔

دلیل نمبر ۷: اس عبارت میں بحق آئمہ طاہرین کے الفاظ بھی بتا رہے ہیں کہ یہ کہانیاں شیعہ کی لکھی ہوئی ہیں کیونکہ یہ انہی کے اصطلاحی الفاظ ہیں۔

دلیل نمبر ۸: رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ نمبر ۱۵، ۱۶ پر حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔

السلام علیک ایتھا المظلومۃ المغصوبۃ حقھا۔

''یعنی اے وہ مظلومہ! جس کا حق چھین لیا گیا تھا تجھ پر سلام ہو''

یہ عبارت اس امر کی روشن دلیل ہے کہ یہ کہانیاں شیعہ کی بنائی ہوئی ہیں کیونکہ شیعہ ہی سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں یہ الفاظ بول کر یہ کہا کرتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باغ فدک ان سے غصب کرکے ان کا حق چھین لیا تھا اور یہ شیعہ ہی کہا کرتے ہیں کہ معاذ اللہ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں جسمانی اذیتیں پہنچائی تھیں، حالانکہ یہ حضرات بحمد اللہ تعالیٰ ان کے ان بہتانوں سے قطعاً بری ہیں اور علماء اہل سنت صدیوں پہلے ان اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دے چکے ہیں۔

دلیل نمبر ۹: ان کہانیوں کے من گھڑت اور جھوٹ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ ان کا نہ کوئی ثبوت پیش کیا گیا ہے اور نہ ہی پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کا کوئی راوی ہے چنانچہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کی پہلی کہانی ان الفاظ سے شروع کی گئی ہے ''کسی شہر میں ایک سنار رہتا تھا'' اور ''دس بیبیوں کی کہانی'' کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں ''کہتے ہیں کہ یہ ایک معجزہ ہے'' اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہانی ان لفظوں سے شروع کی گئی ہے ''شہر ایران میں ایک لکڑ ہارا رہتا تھا'' (پھر یہ کہ ایران ملک کا نام ہے شہر کا نہیں) لیکن حوالہ ندارد۔

دلیل نمبر ۱۰: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ نمبر ۱۵ پر دس بیبیوں کی کہانی میں لکھا ہے کہ حضرت سیدہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) نے خواب میں ایک مصیبت زدہ عورت سے کہا تھا کہ دس بیبیوں کی کہانی سننے اور ان کے نیاز کے لئے دس لڈو پیش کرنے کی منت مان لو تمہارا کام ہوجائے گا۔ عورت نے منت مان لی اور پوچھا کہ وہ دس بیبیاں کون کون سی ہیں؟ سیدہ نے فرمایا: ایک میں ہوں، میرا نام فاطمۃ الزہرا ہے اور دوسری نو وہ ہیں جنہیں کربلا سے شام تک مصیبتیں اٹھانا پڑیں اور انہوں نے صبر کیا، قید کی مصیبت سہی، تازیانے کھائے اور ان کے نام یہ ہیں۔ حضرت مریم، زینب، ام کلثوم، حضرت ہاجرہ، آسیہ، سائرہ، فاطمہ کبریٰ، فاطمہ صغریٰ اور جناب سکینہ۔

اس کہانی کے جھوٹ ہونے کے لئے (دوسرے شواہد سے بھی قطع نظر کرلیا جائے تو) یہی ایک اقتباس کافی ہے کیونکہ مذکورہ بالا بیبیوں میں سے سوائے حضرت زینب اور حضرت سکینہ کے کوئی بی بی بھی حادثہ کربلا میں موجود نہیں تھی۔ حضرت مریم والدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں، حضرت حاجرہ اور حضرت سائرہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ازواج پاک ہیں، حضرت آسیہ فرعون کی مسلمان بیوی ہیں، یہ سب حضور نبی اکرم ﷺ سے بھی سینکڑوں اور ہزاروں سال پہلے گزر چکی ہیں، حضرت فاطمہ صغریٰ بیمار ہونے کی وجہ سے مدینہ منورہ رہ گئی تھیں اور کربلا ساتھ نہیں گئی تھیں۔

پھر حیرت در حیرت یہ کہ ان نو بیبیوں میں ''فاطمہ کبریٰ'' بھی لکھا ہے جبکہ فاطمہ کبریٰ خود حضرت سیدہ خاتون جنت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی ہیں، جن کی وفات، حضور نبی کریم ﷺ کی وفات کے تقریباً چھ ماہ بعد ۱۱ھ میں ہوئی، جبکہ واقعہ کربلا ۶۱ھ میں ہوا، گویا پچاس سال کا عرصہ درمیان میں حائل ہے پس اس کہانی کو جھوٹ نہ کہا جائے تو کیا کہا جائے مگر سچ ہے کہ جھوٹ کا سر منہ نہیں ہوتا، جھوٹ بنانے والے کو یہ شرم بھی نہ آئی کہ اس نے یہ جھوٹ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب کردیا۔

دلیل نمبر ۱۱: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ نمبر ۲ پر ہے کہ عورت کا لڑکا، جل کر مرگیا، تو غشی کی حالت میں ایک نقاب پوش بی بی نے اس سے کہا کہ تو اگر یہ منت مان لے کہ اگر میرا لڑکا صحیح وسلامت زندہ واپس آجائے تو میں جناب سیدہ کا معجزہ سنوں گی.........جبکہ اس کہانی کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے

کہ یہ نقاب پوش بی بی، خود جناب سیدہ رضی اللہ عنہا تھیں، بلکہ رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ ۱۵ پر واضح لکھا ہے کہ وہ جناب سیدہ ہی تھیں۔

عقل نہیں مانتی کہ حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑائی کے لفظ استعمال کرتے ہوئے خود کو ''جناب سیدہ'' کہیں، جبکہ اس کی کوئی شرعی ضرورت بھی نہیں تھی، اس سے پتہ چلا کہ سرے سے یہ کہانی ہی خود ساختہ ہے۔

دلیل نمبر ۱۲: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۷ تا صفحہ ۱۰ پر ہے (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ دو نوجوان لڑکیاں گم ہوگئی تھیں، پریشانی کے عالم میں روتے روتے انہیں اونگھ آگئی تو جناب سیدہ نے حالت خواب میں ان سے کہا کہ اگر تم ''معجزہ جناب سیدہ'' سننے کی منت مان لو تو بسلامت اپنے گھر پہنچ جاؤ گی، پس انہوں نے اسی حالت میں اس کی منت مان لی اور گھر پہنچ گئیں لیکن وہ معجزہ سننا انہیں بھول گیا، جس کی پاداش میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں۔ انہیں کوئی وجہ معلوم نہیں ہورہی تھی کہ اتفاق سے خواب کی حالت میں (جیل کے اندر) جناب سیدہ (رضی اللہ عنہا) نے انہیں بتایا کہ حسب منت معجزہ نہ سننے کے باعث تم پر یہ عذاب نازل ہوا ہے۔ اب دوبارہ منت پوری کرلو جیل سے نجات پالوگی۔ پس بیدار ہوتے ہی انہوں نے اپنی غلطی سے توبہ کی اور ان میں سے ایک معجزہ پڑھا اور دوسری نے سنا اور رہا ہوگئیں۔ حالانکہ اس قصے کا سیاق وسباق بتاتا ہے کہ ان لڑکیوں کو نہ تو یہ کہانی زبانی یاد تھی اور نہ ہی ان کے پاس اس کا کوئی کتابچہ تھا۔ پس سوال یہ ہے کہ جب صورت حال اس طرح تھی تو انہوں نے وہ کہانی کیسے پڑھی اور کیسے سنی؟ یقیناً اس

کا صحیح جواب یہی ہے کہ سرے سے یہ قصہ ہی بناوٹی اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔

دلیل نمبر ۱۳: ان کہانیوں میں جگہ جگہ لکھا ہے کہ ان کہانیوں کے سننے کی منت مان کر اس پر عمل کرنا ایک عورت بھول گئی تو اس کے والدین مر گئے، کسی کا مال و زر ختم ہو گیا، کسی کا کیا حشر ہوا، کسی کا کیا۔

کیا عقل یہ باور کر سکتی ہے کہ جس گھرانے کی شان کریمی کی یہ عالم ہو کہ وہ بڑے سے بڑے مجرم کو بھی معاف کر دیں، انہوں نے محض بھول جانے والے بے گناہ پر اتنی شدید گرفتیں کی ہوں گی؟ پھر حیرت کی بات یہ ہے کہ ان تمام کہانیوں میں خواب دیکھنے والی اور اس پر عمل نہ کر کے عذاب میں مبتلا ہو جانے والی سب عورتیں ہی ظاہر کی گئی ہیں، معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہانیاں محض ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت وضع کی گئی ہیں اور وضع کرنے والے عیار نے یہ سوچ کر انہیں گھڑا ہے کہ عورتیں عموماً فطری طور پر کمزور، ڈرپوک اور بہت جلد متاثر ہونے والی ہوتی ہیں، اسی لئے انہیں ہی سامنے رکھا جائے، پس وہ نتیجتاً ڈر کے مارے ضرور یہ کہانیاں پڑھیں گی اور دوسروں کو بھی ان کے پڑھنے کی ترغیب دیں گی، پھر اس کا رزلٹ صاف ہے کہ اس سے وہ کٹر شیعہ نہیں بنیں گی تو کم از کم شیعہ مسلک کی طرف مائل تو ضرور ہو جائیں گی، ان حالات میں قلم یہ لکھنے پر مجبور ہے کہ یہ کہانیاں محض جھوٹ ہیں۔

دلیل نمبر ۱۴: رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ نمبر ۱۳ پر لکھا ہے ایک خوبصورت چڑیا اپنی چونچ میں گم شدہ ہار لے کر آئی اور اسے کھونٹی پر لٹکا دیا.........الخ

اسے جھوٹ نہ کہا جائے تو اور کیا کہا جائے، ورنہ نصف چھٹانک کی چڑیا کیا پاؤ بھر کے ہار کو اٹھا کر اڑ بھی سکتی ہے اور وہ بھی اپنی چونچ میں لے کر جبکہ یہ قصہ ہی من گھڑت ہے۔

خدا جب عقل لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے

دلیل نمبر ۱۵: ان کہانیوں کے دو مختلف نسخے جو دو مختلف مولفوں کے قلم سے لکھے ہوئے ہیں، ہمارے پیش نظر ہیں، مگر دونوں کا مضمون ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے، جو ان کے جھوٹ ہونے کی واضح دلیل ہے مثلاً

۱۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کی پہلی کہانی کے ابتدائی لفظ اس طرح ہیں ''کسی شہر میں ایک سنار رہتا تھا'' (صفحہ ۲) لیکن دوسرے نسخہ میں یہ کہانی ان الفاظ میں شروع کی گئی ہے ''ایک مشہور روایت ہے کہ عرب کے کسی شہر میں ایک سنارن رہتی تھی''......ان میں ''سنار رہتا تھا'' ......اور ''سنارن رہتی تھی'' کا تضاد صاف ظاہر ہے۔

۲۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے کہ عورت نے اپنی پڑوسی عورتوں سے کہا ''چلو میرے گھر میں نے منت مانی ہے، جناب سیدہ کا معجزہ سننے چلو......مگر رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ نمبر ۳ پر اس طرح ہے ''میری مراد پوری ہوئی ہے، میرے گھر چل کر جناب سیدہ علیہا السلام کی کہانی سنا دو''..........''سنو'' اور ''سنا دو'' میں، نیز معجزہ اور کہانی میں جو واضح اور نمایاں فرق ہے، وہ محتاج بیان نہیں۔

۳۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۴ پر ہے کہ کسی گھر کی محفل میں جانے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اپنے ظاہری فقر کی شکایت کی......مگر رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ نمبر ۵ پر ہے

کہ انہوں نے یہ شکایت حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کی، تو آپ نے یہ فرمایا کہ کوئی بات نہیں تم ایسے ہی چلی جاؤ۔

۴۔ رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ نمبر ۶ میں ہے کہ اس گھر کی جانب جاتے ہوئے جناب سیدہ کو حوران بہشتی سواری پر بٹھا کر جلوس کی شکل میں لے گئیں مگر رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' میں یہ ہے کہ آپ ادھر خود ہی تشریف لے گئیں۔

۵۔ رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ ۶ پر ہے کہ عورتیں آپ کے نور کو دیکھ کر بے ہوش ہوگئیں، دلہن بھی بے ہوش ہوگئی، تھوڑی دیر کے بعد دلہن کے سوا سب کو ہوش آ گیا، تو آپ نے دلہن کے بارے میں ان سے رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' میں اس آخری جملے کا کوئی نشان نہیں پایا جاتا۔

۶۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ نمبر ۵ پر ہے کہ سیدہ کا یہ معجزہ دیکھ کر ''دلہن اور پانچ سو دیگر عورتیں مسلمان ہوگئیں'' مگر رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ ۷، ۸ پر ہے کہ ''پانچ سو یہودی مرد وعورتیں مسلمان ہوگئے''

۷۔ رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ ۸ پر ہے کہ سیدہ نے یہ ماجرا حضور نبی اکرم ﷺ کو سنایا، تو آپ نے بھی شکر خدا ادا کیا لیکن رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔

۸۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۸ میں ہے کہ گمشدہ شہزادی اور وزیرزادی کے بارے میں ان کے والدین کو پتہ چلا تو انہوں نے اس دوسرے بادشاہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی اپنی لڑکیوں کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس دوسرے بادشاہ نے کہلا بھیجا کہ ان دونوں لڑکیوں کا میرے دو بیٹوں کے لئے رشتہ دے دو، مگر رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' میں ہے کہ اس بادشاہ نے شہزادی کا رشتہ اپنے بیٹے اور وزیرزادی کا رشتہ اپنے وزیرزادے کے لئے طلب کیا۔ فرق واضح ہے۔

۹۔ رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۱۰ پر ہے کہ لڑکیاں جب دوبارہ مصیبت میں مبتلا ہوئیں تو سیدہ نے خواب میں انہیں کہانی سننے اور لڈو بانٹنے کا حکم دیا انہوں نے عرض کی جیل میں ہمارے پاس پیسے کہاں سے آئیں گے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ''صبح تمہارے آنچل سے دو پیسے گریں گے'' مگر رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' میں اس طرح لکھا ہے ''تمہارے آنچل میں دو پیسے بندھے ہیں''۔

بہرحال یہ شواہد وحقائق اس امر کا واضح قرینہ ہیں کہ یہ کہانیاں غلط اور جھوٹ کا پلندہ ہیں۔

سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخی

ان جھوٹے افسانہ گوؤں نے اسی پر بس نہیں بلکہ حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں ایک بہت بڑی گستاخی بھی کی ہے اور وہ یہ ہے کہ (رسالہ ''معجزہ بی بی فاطمہ'' کے صفحہ ۳، ۴ اور رسالہ ''اعجاز جناب سیدہ'' کے صفحہ ۴ تا ۶ میں لکھا ہے) کہ ایک یہودی کی لڑکی کی شادی تھی، اس نے جناب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ اپنی بیٹی سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو میری لڑکی کی شادی پر بھیجو۔ آپ نے فرمایا۔ علی سے پوچھو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس نے رابطہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ سے جا کر کہو، اس نے سیدہ کی خدمت میں درخواست کی تو آپ نے فرمایا کہ سواری لے آؤ، وہ

خواتین کا صفحہ

محسن انسانیت نے درندہ صفت انسان کو انسانیت کی معراج عطا کی

محسن انسانیت نے درندہ صفت انسان کو انسانیت کی معراج عطا کی

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کے کیا دریتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولیٰ کر دیا

سرزمین عرب پر مبعوث کی جانے والی وہ ذات صرف ایک ذات پاک راہبر وراہنمائے انسانیت محمد مصطفی ﷺ کی ذات ہے جس کا وجود سراپا جود انسانیت کی بہبود کے لئے بنایا گیا۔ انسانیت پر اس کے احسانات کی گنتی کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ حضور ﷺ نے انسان کو پستی سے اٹھا کر بلندی عطا کی۔ ذلت سے اٹھا کر عظمت عطا کی۔ ناکامیوں سے اٹھا کر کامیابیوں سے ہمکنار کیا۔ دوزخ سے ہٹا کر جنت کے راستے پر گامزن کیا ظالموں کو ظلم سے باز کیا جھگڑنے والوں کو محبت کرنے والا بنا دیا

جلتے ہوؤں کی آگ بجھائی حضور نے
روتے ہوؤں کو آپ ہنسایا حضور نے
گرتے ہوؤں کو آپ اٹھایا حضور نے
انسان کو انسان بنایا حضور نے

اور اس طرح آپ محسن انسانیت کے اعلیٰ منصب پر فائز ہوئے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل سرزمین عرب پر بسنے والوں کی یہ حالت کہ

لب جو کہیں آنے جانے پہ جھگڑا
کہیں گھوڑا آگے بڑھانے پہ جھگڑا
کہیں پانی پینے پلانے میں جھگڑا
یونہی روز رہتی تھی تکرار ان میں
یونہی روز چلتی تھی تلوار ان میں

اس دور میں صنف عورت کو حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا وہ ذلت کا ایسا شاہکار سمجھی جاتی تھی جس کے لئے کسی بھی عمر اور کسی بھی گھر میں ٹھوکروں کے سوا کچھ نہ تھا۔ وحشت و درندگی کا یہ عالم تھا کہ وہ بچیوں کو زندہ درگور کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے ایسی ہی ایک بچی کی سچی داستان کتب میں اسطرح مذکور ہے کہ جس کا باپ کافی عرصہ سے اپنے ملک سے باہر گیا ہوا تھا اس عرصہ میں اسکی اکلوتی بیٹی سیانی ہو چکی تھی۔ اس نے اپنے باپ کو نہ دیکھا تھا۔ باپ گھر آیا تو بیٹی کی خوشیاں دوبالا ہو گئیں۔ وہ محبت اور پیار کے فطرتی تقاضوں سے اس سے لپٹتی تو وہ پریشان ہو جاتا۔ چند دنوں بعد وہ اسے ساتھ لیکر قبرستان چلا گیا اور گڑھا کھودنے لگا۔ اپنے انجام سے بے خبر بیٹی کہتی ابا آپکے کپڑوں پر مٹی پڑ رہی ہے۔ ابا میں جھاڑ دوں۔ ابا آپ یہ مٹی کیوں کھود رہے ہیں۔ گھڑا کھود کر جب باپ نے بیٹی کو اٹھا کر اس میں دفن کرنا چاہا تو بیٹی بولی۔ ابا میں تو برسوں سے آپ کا انتظار کر رہی تھی ابا میں راتوں کو اٹھ اٹھ کر آپکی راہ دیکھا کرتی تھی، ابا جب میں اپنی ہمجولیوں کے ابو کو دیکھتی تھی تو آپکی یاد میں میری آنکھوں میں آنسو آجایا کرتے تھے، ابا جب آپ آئے تو میں محسوس کرتی تھی کہ مجھے دنیا جہان کی نعمتیں مل گئی ہیں، ابا میں نے کون سی غلطی کی ہے

جس پر آپ ناراض ہو گئے، ابا مجھے نہ مارو میں آپ کا ہر حکم مانا کرونگی، ابا مجھے نہ مارو میں آپ کی خدمت کیا کروں گی بیٹی ابا ابا کہتی رہی مگر سنگدل باپ کو رحم نہ آیا اور اس ظالم نے ناکردہ گناہ بیٹی کو اپنے ہاتھوں زندہ درگور کر دیا۔ غور کیجئے یہ زندگی تھی یا درندگی محسن انسانیت نے ان درندہ صفت انسانوں کو انسانیت کی معراج عطا کی اور عورت کو ایک ایسی پستی سے اٹھا کر ماں بنا کر اسکے قدموں تلے جنت رکھ دی۔ اسی معاشرہ میں محسن انسانیت کی بدولت

بنائی فاطمہ نے قسمت و تقدیر عورت کی
سنائی ام عمارہ نے ہے تفسیر عورت کی
بڑھائی عائشہ نے زینت و تنویر عورت کی
بنائی زینب و کلثوم نے توقیر عورت کی
رضی اللہ تعالیٰ عنھن

اللہ کریم محسن انسانیت علیہ ﷺ کے صدقہ سے ہم سب کو اسلامی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عالم اسلام کو
جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مبارک ہو
حافظ قاری محمد ارشد ساقی
صدر انجمن اساتذہ پاکستان عارف والا،
صدر یوتھ ونگ جماعت اہل سنت پاکستان عارف والا
03008753401

عالم اسلام کو
عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
مبارک ہو
منجانب
ایم صادق ابوبکر رضا عارف عبدالاحد رضا عارف
جوڑی چوکھاٹ بنانیوالے
بیرون کوٹ حلیم خان قصور 0300/6573873

حضرت علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضی (رحمتہ اللہ علیہ)
اور ان والد محترم کا عرس مبارک
20 مارچ کو احمد پور شرقیہ میں ہوگا

اہل سنت کے عظیم راہنما محقق، مفسر، مناظر اور عاشق رسول شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضی اور انکے والد محترم عاشق رسول الحاج محمد ظریف فیضی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک ساتھ عرس مبارک 20 تا 21 مارچ بروز جمعرات جمعۃ المبارک دربار عالیہ فیضیہ مدرسہ فیض الاسلام قریش آباد کچہری روڈ احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں سجادہ نشین صاحبزادہ مفتی علامہ محمد محسن فیضی کی صدارت میں ہوگا جس میں ممتاز علماء و مشائخ عظام اور ثناخوان اور قوال حضرات مختلف نشستوں سے خطاب اور خراج تحسین پیش کریں گے اور بعد از نماز جمعہ ختم شریف ہوگا اور سجادہ نشین خصوصی دعائے خیر کریں گے

منجانب حافظ محمد اکبر یسینی آف جتوئی
حال مقیم روزنامہ جنگ لاہور 042/6368071

Scanned with CamScanner

بچوں کا صفحہ

جھوٹ نہ بولنے کے سبب ساٹھ ڈاکوؤں کا تائب ہونا

حضور غوث اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اگر چہ بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا تھا اور ابتدائی دینی کتب بھی پڑھ لی تھیں، مگر مزید علم حاصل کرنے کا شوق در پے تھا اور آپ تمام علوم کی تکمیل کرنا چاہتے تھے۔ اسی مقصد کے لئے آپ نے جیلان سے بغداد کے سفر کا ارادہ کر لیا۔ آپ فرماتے ہیں جب میں جیلان میں چھوٹی عمر میں تھا، تو عرفہ 9 ذوالحجہ کے دن میں دیہات کی طرف نکلا اور کھیتی کے بیل کے پیچھے ہو لیا۔ اس بیل میری طرف دیکھا اور کہا۔ اے عبدالقادر آپ اس لئے تو پیدا نہیں ہوئے۔ میں گھبرا کر واپس اپنے گھر لوٹا اور گھر کی چھت پر چڑھ گیا تو لوگوں کو میں نے عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے دیکھا۔ میں چھت سے اتر کر اپنی والدہ ماجدہ کے پاس آیا اور عرض کیا آپ مجھے اللہ کی راہ میں وقف کر دیں اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دیں کہ میں وہاں جا کر علم حاصل کروں۔ والدہ صاحبہ نے اس کا سبب پوچھا، آپ نے سارا واقعہ بیان کر دیا والدہ صاحبہ کی آنکھیں اشکبار ہو گئیں اور چالیس دینار دینار میری گدڑی میں سی دیئے اور مجھے بغداد جانے کی اجازت دے دی اور مجھے تاکید کی کہ بیٹا ہر حال میں سچ بولنا، اب میں روانہ ہوا تو آپ دروازے تک آئیں اور فرمایا بیٹا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے روانہ کرتی ہوں اب مجھے قیامت کے دن ہی تمہارا منہ دیکھنا نصیب ہو۔ (بہجۃ الاسرار۔ نفحات الانس)

پیارے بچو پیران پیر کی والدہ ماجدہ کی نصیحت اگر چہ مختصر تھی، مگر اس میں جہان بھر کی حکمتیں اور نصیحتیں موجود تھیں۔ شفیق ماں کی نصیحت پر سعادت مند بیٹے نے سر تسلیم خم کر دیا اور بغداد روانہ ہو گیا۔ آپ کا قافلہ جب ہمدان سے گزرا تو کمین میں چھپے ہوئے ساٹھ ڈاکوؤں نے اس قافلے پر حملہ کر دیا۔ یہ ڈاکو قوی ہیکل تھے اپنے نیزے ہوا میں لہرا لہرا کر سہمے ہوئے مسافروں کو لوٹ رہے تھے پیران پیر کو کم سن اور خالی ہاتھ سمجھ کر آپ سے کچھ تعرض نہ کیا۔ کچھ دیر بعد ایک ڈاکو آپ کی طرف آیا اور گرج دار آواز میں کہا لڑکے تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے پاس چالیس دینار ہیں۔ اس نے دریافت کیا وہ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا میری ماں نے میری گدڑی (صدری) کے استر کے نیچے سیئے ہوئے ہیں۔ اس نے سمجھا کہ آپ مذاق کر رہے ہیں، اس لیے وہ آپ کو چھوڑ کر چلا گیا۔ ایک دوسرا شخص آیا، جو کچھ پہلے نے پوچھا تھا، وہی اس نے پوچھا۔ آپ نے جو کچھ پہلے ڈاکو کو جواب دیا تھا، وہی جواب اس کو دے دیا ان دونوں ڈاکوؤں نے جا کر اپنے سردار کو خبر دی، تو سردار احمد بدوی نے آپ کو اپنے قریب بلا لیا اور پوچھا کیا تمہارے پاس واقعی چالیس دینار ہیں۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے جواب دیا میری گدڑی میں سلے ہوئے ہیں۔ اس نے میری گدڑی ادھیڑی تو اس میں سے چالیس دینار نکلے۔ اس نے پوچھا آپ کو اس کے ظاہر کرنے پر کس چیز نے مجبور کیا۔ میں نے کہا میری والدہ نے مجھے سچ بولنے کی تاکید کی تھی۔ پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ اشرفیاں بچانے کے لئے جھوٹ بولتا۔ آپ کی زبان فیض

ترجمان سے یہ کلمات سن کر سردار احمد بدوی رو پڑا اور کہنے لگا آپ اپنی والدہ سے عہد شکنی نہیں کر سکتے اور میری عمر گزر گئی میں اب تک اپنے پروردگار سے عہد شکنی کر رہا ہوں۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر توبہ کی اور جب اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ سردار تائب ہو گیا ہے، تو انہوں نے کہا تو لوٹ مار میں ہمارا سردار تھا اب توبہ کرنے میں بھی تو ہمارا سردار ہے۔ اس طرح تمام ڈاکو توبہ کر کے پکے سچے مسلمان ہو گئے اور قافلے کا لوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بہجۃ الاسرار نزھۃ الخاطر) پیارے بچو یہ ہیں سچ کی برکات اللہ تعالیٰ ہمیں ہر موقع پر سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ صفحہ 12)

سواری لے آیا تو آپ اس کے گھر تشریف لے گئیں۔

اس سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ (معاذ اللہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا) اپنے گھر والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لئے بغیر اکیلی اس یہودی کے ساتھ اس کی سواری پر اس کے گھر چلی گئیں اور سواری کے لفظ سے ظاہر ہے کہ اس کا گھر آپ کے دولت کدہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ پس کیا یہ مضمون حضرت سیدہ کی شان اقدس میں گستاخانہ نہیں؟ یقیناً حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات کسی بے حیا قلم سے کوئی بے غیرت یہودی منش انسان ہی لکھ سکتا ہے۔

اہل بیت پاک کی گستاخیاں بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت

بے ادب گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وتبعہ اجمعین O

برادران اسلام

قلبی، ذہنی، خانگی خاندانی پریشان کن مسائل۔ کاروباری عدم استحکام، رزق کی کمی، قحط، خشک سالی، مالی پریشانیوں کا تیر بہدف نسخہ کثرت استغفار

استغفر اللہ تعالیٰ ربی

اول و آخر تین بار درود شریف پڑھ کر مندرجہ بالا تسبیح ورد زبان رکھیں۔ دنیا و آخرت کی سعادتیں اور بھلائیاں حاصل کریں۔

انشاء اللہ تمام پریشانیاں دور ہونگی۔

مراسلہ میاں رب نواز خان ربانی ملتان شریف

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مبارک ہو

ہم بانی انجمن حافظ محمد اکبر جتوئی
ایڈیٹر ترجمان حافظ محمد اشرف رضا قادری

کو ترجمان کی اشاعت پر مبارکباد پیش کرتے ہیں

سید محمود الحسن شاہ
صدر انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان ضلع پاک پتن
03006941779

رانا محمد اقبال خان
جنرل سیکرٹری انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان عارف والہ شہر

صوفی محمد گلزار قادری
صدر انجمن فدایان مصطفیٰ یونٹ مظفر آباد عارف والہ
03017253255

عالمی مبلغ اسلام علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

عالمی مبلغ اسلام و مناظر اہلسنت، مفسر قرآن اور شیخ الحدیث علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضی صرف باعمل عالم دین ہی نہیں بلکہ پکے اور سچے عاشق رسول بھی تھے ان کے علم و عمل کو تو صرف اپنوں نے ہی نے نہیں بلکہ غیروں نے بھی تسلیم کیا اور بیگانے اس بات کا خود اعتراف کرتے تھے کہ بریلویوں میں مولانا منظور احمد فیضی جیسا اور کوئی عالم موجود نہیں ہے۔ آپ فنا فی الرسولؐ تھے یہ ہی وجہ تھی کہ جب آپ درس حدیث دیتے تو آپ کی آنکھوں میں آنسوؤں کی لڑی بن جاتی تھی اور کیوں نہ وہ عاشق رسول ہوتے کہ ان کی پیدائشی گھٹی میں عشق رسول ﷺ کی مئے شامل تھی آپ کے والد محترم خود بہت بڑے عالم دین اور فنا فی الرسول تھے جو عشق رسول میں اکثر روتے رہتے تھے خصوصاً جب کوئی نعت شریف سنتے تو عشق رسول میں روتے روتے بے حال ہو جاتے تھے کئی عمرے اور حج کر چکے تھے اپنے والد محترم سے مولانا منظور احمد فیضی کی تعلیم و تربیت عشق رسولؐ میں ملی تھی اور پھر اپنے پیر و مرشد حضرت قبلہ خواجہ فیض محمد شاہ الجمالی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی روحانیت عشق رسول کی صورت میں ملی، علامہ فیضی کی تصانیف میں مقام رسول، علامہ فیضی کے عشق رسول کا عملی ثبوت اور ایک نچوڑ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنے وقت کے ایک عظیم علمی و روحانی بزرگ تھے جو اپنی زندگی میں کبھی بھی نماز تہجد نہیں چھوڑتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ زندگی کے آخری دنوں میں جب وہ بیمار تھے اور ایک بار اپنے گردے واش کرانے ملتان تشریف لائے اور مجھ فقیر کے غریب خانہ پر رات کو قیام کیا اور بغیر سہارے کے اٹھ بیٹھ بھی نہیں سکتے تھے آپ کے صاحبزادے سجادہ نشین مفتی محمد محسن فیضی اور محمد حسین فیضی بھی ساتھ تھے تو آدھی رات کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ سر بسجود (نماز تہجد میں) رو رو کر دعائیں کر رہے تھے میں نے موقع غنیمت جان کر با آواز عرض کیا کہ حضرت مجھ ناچیز کے لئے بھی دعا کریں تو آپ نے سر اٹھایا اور دیر تک ہاتھ بلند کر کے دعا کرتے رہے اور فرمایا کہ حافظ اکبر آپ عاشق رسولؐ ہو میرے پیر و مرشد اور والد محترم کی بھی تمہیں دعا ہے تم ہمیشہ خوش و خرم رہو گے اور تمہیں آقائے دو جہاں ﷺ کے در کی حاضری نصیب ہوگی یہ سردیوں کے آخری ایام تھے اور پھر میرے استاد محترم کی دعا کی قبول ہونے میں نے یوں پایا کہ الحمد اللہ ثم الحمد اللہ کہ ٹھیک تین ماہ بعد یعنی جون 2005ء کو مجھے اپنی اہلیہ سمیت دربار سرور کونین ﷺ میں حاضری نصیب ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ مجھے جو کچھ ملا عرف عام میں جنہیں ہم بڑے استاد صاحب کہتے تھے یعنی قبلہ علامہ فیضیؒ کے والد محترم حضرت قبلہ علامہ الحاج محمد ظریف فیضیؒ اور استاد یم حضرت قبلہ علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضیؒ کی دعاؤں کے صدقے ملا جس کی بنا پر دو مرتبہ روضہ رسول ﷺ پر حاضری نصیب ہوئی اور آج ملک کے سب سے بڑے اخباری گروپ کے مالک کا پی اے ہوں جو کہ میرے لئے ایک اعزاز سے کم نہیں ہے۔ اسی طرح مسلک اہل

سنت کے فروغ اور عشق رسول ﷺ کے پرچار کے لئے انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے نام سے ایک ملک گیر تنظیم بھی چلا رہا ہوں۔ 27 جون 2006ء بروز منگل رات 10 بجے جب مجھے استاد محترم علامہ فیضیؒ کے انتقال کی خبر صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی نے فون پر دی تو مجھے ایسے لگا جیسے میری دنیا اندھیر ہوگئی اور میرے سر سے محبتوں، شفقتوں اور دعاؤں کا ہاتھ اٹھ گیا اور لرز کر رہ گیا، جس پر صاحبزادہ نے فرمایا کہ حوصلہ کرو اور میری بات سنو کہ ایک تو خبر جاری کرو دوسرا تمام اکابرین اہل سنت کو اطلاعات کرو جس پر میں نے فوری عمل کرنا شروع کر دیا اور سب سے پہلے قبلہ سید مظہر سعید شاہ کاظمی صاحبزادہ حامد سعید شاہ کاظمی کو دی اور پھر اگلے روز بھی یہ سلسلہ جاری رہا جبکہ رات کو میں لاہور کے لئے روانہ ہوا اور صبح صبح احمد پور شرقیہ پہنچ گیا اور میں نے دیکھا کہ کچہری روڈ سے لے کر فیض الاسلام قریشی بستی تک عوام کا ایک سمندر تھا، جو کہ قبلہ فیضیؒ کا دیدار کر رہا تھا، میں نے بھی آخری دیدار کیا اور پھر محمود پارک عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھی گئی جو کہ احمد پور شرقیہ کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ کسی کا دیکھنے میں نہیں آیا جس میں کئی علماء و مشائخ کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ اس مرتبہ دونوں باپ بیٹوں یعنی قبلہ بڑے استاد محترم علامہ الحاج محمد ظریف فیضیؒ اور علامہ الحاج محمد منظور احمد فیضیؒ کا سالانہ عرس مبارک ایک ساتھ 20 تا 21 مارچ کو دربار عالیہ فیضیہ بستی قریش آباد احمد پور شرقیہ میں منایا جا رہا ہے۔ جس میں علماء و مشائخ اور قوال حضرات دونوں حضرات کو نذرانہ عقیدت پیش کریں گے اور جمعۃ المبارک کو ختم شریف پڑھا جائے گا، سجادہ نشین صاحبزادہ مفتی محمد محسن فیضی خصوصی دعائے خیر کریں گے۔

(بقیہ خبرنامہ)

رشید احمد، محمد جاوید گلزار احمد قادری، شہزاد احمد بٹ جیلوی، محمد عمران، محمد اکرم و دیگر کئی افراد نے شرکت کی، مرحوم کی وفات پر انجمن کے مرکزی قائدین نے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی ہے۔

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کی ملک بھر کی شاخوں میں یکم تا 10

محرم الحرام عشرۂ فاروقؓ و حسینؓ منایا گیا

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں یکم تا 10 محرم الحرام عشرۂ فاروقؓ و حسینؓ منایا گیا۔ انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں یکم تا 10 محرم الحرام عشرۂ فاروقؓ و حسینؓ منایا گیا اس سلسلے میں کراچی، حیدرآباد، سکھر، سندھ، رحیم یار خان، بہاولپور، عارف والا، قصور، مظفر گڑھ، ملتان، کمیر، ساہیوال، لاہور، شیخوپورہ، شاہکوٹ، فیصل آباد، راہوالی، گوجرانوالہ و دیگر مقامات پر تقریبات منعقد کی گئیں جس سے انجمن کے رہنماؤں کے علاوہ ممتاز علماء کرام نے اپنے اپنے خطاب میں خلیفہ دوئم حضرت سیدنا فاروق اعظمؓ اور سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسینؓ کو خراج عقیدت پیش کیا۔

گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر یوم احتجاج

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر یوم احتجاج منایا گیا انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے زیر اہتمام انجمن کی ملک بھر کی شاخوں میں ڈنمارک کے اخبارات میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت پر یوم احتجاج منایا گیا۔ اس سلسلہ میں

(بقیہ صفحہ 23)

ماں جیسی مقدس ہستی دنیا میں کہیں نہیں ملتی

تحریر الحاج محمد تنویر خان (کراچی)

جب سے میری ماں کا انتقال ہوا ہے میں اپنے آپ کو دنیا میں تنہا محسوس کرتا ہوں کیونکہ ماں کی وہ شفقت و محبت کسی اور میں نظر نہیں آتی۔ ماں ایک مقدس ہستی ہے جو دنیا میں اسکے مقابلہ میں اور کسی چیز میں نظر نہیں آتی کیونکہ وہ ماں ہی ہے جسکے بارے خدا اور رسول خدا ﷺ نے خود فرمایا کہ ماں کے قدموں میں جنت ہے لیکن اسکے معنیٰ یہ ہرگز نہیں ہیں کہ والد کا کوئی مقام ہی نہیں ہے والد کا بھی اعلیٰ مقام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ والدین کے ساتھ احسان کرو یعنی صرف والدہ ہی نہیں بلکہ والد کو بھی شامل کیا گیا اس لئے اولاد کے لئے دونوں ہستیاں قابل احترام ہیں ان دونوں میں سے کسی ایک کی بھی بے ادبی اولاد کے لئے دنیا و آخرت میں تباہی کا سبب بن سکتی ہے اس لئے والدین کا ادب و احترام برقرار رکھنا ہر انسان کا بنیادی فرض ہے۔ میری والدہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ آج میں ترقی کی راہ پر گامزن ہوں اور عزت و عظمت ماں کی دعاؤں کے طفیل ملی ہے۔ حضور پرنور ﷺ کی تعلیمات سے بھی ہمیں ماں کی عزت و احترام کا سبق ملتا ہے اور آپ ﷺ تو اپنی والدہ کی سہیلیوں کا بھی بہت احترام اور خیال کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے ماں کی خدمت کرنے کا موقع تو نہ مل سکا لیکن میں اپنی والدہ کی سہیلیوں کی خدمت کر کے اپنی ماں کی روح کو خوش کرتا ہوں اسی طرح حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی والدہ کا کتنا خیال کرتے تھے اور امام الاولیاء حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور واقع ہے کہ آپ ساری رات ماں کے احترام میں پانی لیکر کھڑے رہے یہ بھی ہمارے لئے مشعل راہ ہے جو آدمی ماں کا احترام نہیں کرتا وہ دنیا و آخرت میں ذلیل خوار ہوتا ہے ماں کے آگے اف تک نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ ماں کی بد دعا عرش ہلا دیتی ہے اور ماں کی دعاؤں سے انسان مالا مال ہو جاتا ہے اور یہ ماں کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مشکل سے مشکل کا بھی انسان کے لئے آسان بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو والدین کا ادب و احترام کرنے کی توفیق دے اور میری والدہ محترمہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے آمین

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ

مرکزی جامعۃ البنات (رجسٹرڈ)

شعبہ حفظ القرآن۔ ترجمہ و تفسیر۔ ثانویہ عامہ تا شہادۃ العالمیہ اے ٹی سی۔ بی ایڈ عربی۔ تجوید و قراءت۔ فاضل عربی۔ فن خطابت و دیگر کورسز میں طالبات کے لئے داخلہ جاری ہے

رابطہ صاحبزادہ پیر محمد ارشاد علی قادری ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا

0300/6588699 049/2763899

الشفا دواخانہ (رجسٹرڈ)

بیرون کوٹ حلیم قصور 0306/4569774

تمام امراض مثلاً نامردی۔ مردانہ کمزوری۔ جریان و احتلام۔ لیکوریا۔ اٹھرا۔ اولاد کا نہ ہونا۔ اولاد میں وقفہ۔ دردیں۔ ضعف جگر۔ پتھری ہر قسم۔ جادو ٹونہ۔ سحر آسیب۔ نظر بد وغیرہ کا شافی علاج بذریعہ ادویہ، ادعیہ و عملیات و تعویذات کیا جاتا ہے

مستند حکیم محمد عالم فاضل طب والجراحت و قانون مفرد اعضاء اربعہ

مستند روحانی معالج صاحبزادہ لیاقت علی قادری خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضور قبلہ شیخ الحدیث قصور 0300/0322/6575018

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے شب و روز، تنظیم ترقی کی راہ پر گامزن ہے

تحریر: صاحبزادہ محمد انس خورشید صدیقی آف ملتان

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے شب و روز الحمد اللہ ترقی پر گامزن ہیں اور ہر جگہ تنظیم فعال ہو رہی ہے اس سلسلے میں انجمن کے قائدین خصوصاً انجمن کے بانی سربراہ حافظ محمد اکبر جتوئی لاہور میں بیٹھ کر تمام شاخوں سے رابطہ میں رہتے ہیں اور انہیں فعال بنانے میں اپنا نمایاں کردار ادا کرتے ہیں جس کی زندہ مثال 23 دسمبر کو ان کی جانب سے ملتان کے ایک مشہور ہوٹل میں آل پارٹیز اتحاد بین المسلمین سیمینار کا منعقد ہونا ہے جس میں تمام سیاسی، مذہبی اور سماجی و دینی تنظیموں کے راہنماؤں جن میں خصوصاً سابق اسپیکر قومی اسمبلی سید فخر امام، جے یو آئی کے قاری محمد حنیف جالندھری، جے یو پی کے مفتی غلام مصطفیٰ رضوی، پی پی پی کے ملک مختار احمد اعوان، سابق صوبائی وزیر حافظ محمد اقبال خان خاکوانی، سابق ایم پی ایز بابو نفیس احمد انصاری، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، تاجر رہنما ملک طارق محمود، تحریک انصاف کے سلیم بخاری، میجر مجیب احمد خان، جماعت اہل سنت کے وسیم نواز ایڈووکیٹ، منہاج القرآن علماء کونسل کے مفتی خورشید احمد صدیقی، جے یو ایم کے سربراہ میاں محمود الحسن نقشبندی، طارق نعیم اللہ کے علاوہ دیگر کئی اہم رہنماؤں نے سیمینار میں شرکت کی، ملتان کی تاریخ کا یہ ایک اہم سیمینار تھا، سیمینار کے انعقاد میں ضلعی عہدیداران ماسٹر سعید احمد حنفی، ملک محمد یوسف، ملک عمران یوسف، خواجہ عاشق صدیقی، میاں محمد ربنواز خان ربانی، عرفان الحق حقانی، محمد ہاشم رضا نے بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی طرح مرکزی قائدین کا ضلع پاکپتن اور ساہیوال، عارف والہ وغیرہ کا تنظیمی دورہ بھی قابل ذکر ہے اس سلسلے میں کمیر شریف میں ساہیوال کے ضلعی عہدیداران حافظ راؤ توقیر احمد خان صدیقی اور ملک محمد اسلم شاد نے دورہ کے آغاز میں قائدین کے اعزاز میں عشائیہ دیا اور کئی رہنماؤں خصوصاً دربار کے سجادہ نشین صاحبزادہ غلام محی الدین سے ملاقاتیں کرائیں اور تنظیم کو فعال بنانے کا وعدہ کیا بعد ازاں عارف والہ میں انجمن اساتذہ کے نو منتخب عہدیداران قاری محمد ارشد ساقی، ملک غلام مرتضیٰ، میاں عبدالعزیز، محمد عمران، مولانا بشیر احمد نقشبندی کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں قائد انجمن حافظ محمد اکبر جتوئی، صوبائی سینئر نائب صدر قاری محمد اسحاق مدنی، ضلعی صدر سید محمود الحسن شاہ، مقامی رہنماؤں علامہ محمد اقبال نوری، رانا محمد اقبال، شیخ شہزاد احمد، حاجی محمد امین و دیگر نے خصوصی شرکت کی۔ قائدین نے ممتاز صحافی محمد اکرام بٹ کی وفات پر ان کے صاحبزادے محمد انعام بٹ اور منہاج القرآن کے سید ضمیر الحسنین شاہ کی صاحبزادی کی وفات پر ان کے گھر جا کر تعزیت کی اور رات کو غلام مصطفیٰ وٹو نے قائدین کے اعزاز میں عشائیہ دیا اس موقع پر انجمن اساتذہ کے ضلعی صدر قاری محمد ارشد ساقی نے انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے ساتھ اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا، اسی طرح یکم تا دس محرم الحرام عشرۂ حضرت سیدنا فاروق اعظم اور سیدنا امام حسینؓ منایا گیا اس سلسلے کا پہلا پروگرام کاشانہ نظامی رومیہ کالونی ملتان میں مفتی خورشید احمد صدیقی کی

صدارت میں ہوا جس میں دیگر علماء کے علاوہ علامہ عبدالوحید ربانی نے خصوصی خطاب کیا' جبکہ کراچی' حیدرآباد' رحیم یار خان' بہاولپور' قصور' لاہور' گوجرانوالہ' شیخوپورہ وغیرہ میں بھی پروگرام منعقد کئے گئے اس دوران انجمن کے بانی نے صوفی اللہ دتہ کی دعوت پر ان کے والد کے عرس مبارک میں شرکت کے لئے شیخوپورہ جا کر بھی تقریب سے خطاب کیا جس کے بعد حافظ احتشام الضمیر نے اپنی کار پر قائد انجمن کو لاہور پہنچایا' تنظیم کو مزید فعال بنانے کے لئے انجمن کے مرکزی و صوبائی عہدیداران اور سب ناراضی دوستوں کا مشترکہ اجلاس 3 فروری کو راہوالی گوجرانوالہ میں بلایا گیا جس کے میزبان ایڈیٹر ترجمان حافظ محمد اشرف رضا قادری تھے اجلاس میں مرکزی قائدین حافظ محمد اکبر جتوئی' سید صالح محمد شاہ ہاشمی' پیر بہار شاہ بخاری' سید محمود الحسن شاہ' علامہ پیر میاں عبدالستار راحت صوبائی رہنماؤں علامہ قاری محمد اسحاق مدنی' رائے ثناء اللہ خان' صوفی اللہ دتہ ملتان کے میاں محمد رب نواز خان ربانی' فاروق آباد کے صوفی اصغر علی اکبر' محمد اسلم کے علاوہ دیگر رہنماؤں نے شرکت کی۔ اجلاس کی مکمل رپورٹ سرکلر کی صورت میں آپ کو مل چکی ہوگی جبکہ رات سالانہ سیدنا امام حسینؓ کانفرنس ہوئی جس کے مرکزی قائدین کے علاوہ مشہور عالم دینؒ علامہ الطاف اللہ سیال اور میاں رب نواز خان ربانی نے خصوصی خطاب کیا اور یوں رات گئے کانفرنس اختتام پذیر ہوئی' مرکزی قائدین کی رات دن کی جدوجہد تنظیم کے ارتقاء اور مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے ہے اس کے لئے ہم سب کو ان کا ساتھ دینا ہوگا لہٰذا تمام شاخوں کے عہدیداران و قائدین سے اپیل ہے کہ اپنی اپنی شاخوں کو فعال بنائیں تنظیم کا پیغام محبت رسول ہر سنی تک پہنچائیں مرکز سے رابطہ رکھیں درس قرآن کا سلسلہ جاری کریں اور ہر مذہبی تہوار ضرور منائیں جس میں عوام الناس تک تنظیم کا پیغام پہنچائیں۔

بقیہ دس بیبیوں کی کہانی کی حقیقت

سواری لے آیا تو آپ اس کے گھر تشریف لے گئیں۔

اس سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ (معاذ اللہ حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا) اپنے گھر والوں میں سے کسی کو اپنے ساتھ لئے بغیر اکیلی اس یہودی کے ساتھ اس کی سواری پر اس کے گھر چلی گئیں اور سواری کے لفظ سے ظاہر ہے کہ اس کا گھر آپ کے دولت کدہ سے کچھ فاصلے پر تھا۔ پس کیا یہ مضمون حضرت سیدہ کی شان اقدس میں گستاخانہ نہیں؟ یقیناً حضرت خاتون جنت رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات کسی بے حیا قلم سے کوئی بے غیرت یہودی منش انسان ہی لکھ سکتا ہے۔

اہل بیت پاک کی گستاخیاں' بے باکیاں
لعنۃ اللہ علیکم دشمنان اہل بیت
بے ادب' گستاخ فرقہ کو سنا دے اے حسن
یوں کہا کرتے ہیں سنی داستان اہل بیت

والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ وتبعہ اجمعین O

اقوال زریں

سادہ لباس سے عورت کی عصمت کی حفاظت ہوتی ہے
عورت صرف نصف جان ہی نہیں نصف ایمان بھی ہے
عورت کی زندگی کی کامیابی اس کے شوہر کی رضامندی میں ہے

Scanned with CamScanner

خبرنامہ

نامہ نگار: میاں محمد رب نواز خان ربانی ملتان

انجمن فدایان مصطفیٰ کے زیر اہتمام انٹی نارکوٹیکس کے تعاون سے

کراچی میں فری میڈیکل کیمپ

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام سماجی تنظیم اینٹی نارکوٹیکس کے تعاون سے شاہ فیصل کالونی نمبر 5 کراچی میں فری میڈیکل کیمپ لگایا گیا جس کی صدارت صدر نارکوعبدالغفور قریشی نے کی جبکہ انجمن کے صوبائی کنوینئر اور ممتاز سماجی رہنما الحاج محمد تنویر خان مہمان خصوصی تھے' جبکہ انجمن کراچی کے صدر ڈاکٹر سید مسرور عالم قادری' سعید احمد' جاوید اعوان' محمد ولی' سید منصور عالم نے کیمپ کا اہتمام کیا جبکہ ڈاکٹر سید محفوظ عالم نے خدمات سرانجام دیں' کیمپ میں تقریباً ساڑھے سات سو مریضوں جن میں شوگر و دیگر بیماریوں میں مبتلا حضرات نے استفادہ کیا اور مفت دوائیاں لیں' آئندہ کیمپ مارچ میں لگایا جائے گا جس میں انجمن کے بانی سربراہ حافظ محمد اکبر جتوئی کو خصوصی طور پر مدعو کیا جائے گا۔

علامہ قاری محمد اسحاق مدنی کی جانب سے لاہور میں تقریب

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے صوبائی سینئر نائب صدر علامہ قاری محمد اسحاق مدنی نے اہل سنت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور میں علامہ ڈاکٹر سرفراز احمد نعیمی کی زیر سرپرستی یوم ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور شہدائے بدرؓ کی یاد میں خصوصی تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت صدر انجمن علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی نے کی جبکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کے مشیر سید تصور الحسن گیلانی' انجمن کے بانی حافظ محمد اکبر جتوئی' مولانا عبدالستار اسد' مفتی لیاقت علی' مولانا شاہ اشرف مجددی' صاحبزادہ لیاقت علی قادری حافظ محمد اشرف رضا قادری' اور میزبان قاری محمد اسحاق مدنی نے خطاب کیا۔ جبکہ انجمن کے حلقہ صدیقیہ کالونی کے چوہدری محمد یونس' خاور حیات' حافظ سعید احمد' غلام مصطفیٰ نعیمی و دیگر نے میزبان کی خدمات سرانجام دیں۔ چوہدری عتیق اسلم' حافظ محمد سہیل نظامی' حافظ محمود نواز اشرفی' حافظ محمد سفیان نعیمی و دیگر نے خصوصی شرکت کی۔

سماجی رہنماء عرفان الحق حقانی کی انجمن فدایان مصطفیٰ میں شمولیت

ملتان کے سماجی رہنما عرفان الحق حقانی نے انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان کے مشن عشق رسولؐ سے متاثر ہو کر انجمن میں شمولیت اختیار کر لی ہے ان کی بہترین خدمات پر جناب حقانی کو انجمن فدایان مصطفیٰ ضلع ملتان کا جائنٹ سیکرٹری مقرر کر دیا گیا ہے

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان عارف والا سٹی کے جنرل سیکرٹری رانا محمد اقبال کے تایا استاد اللہ دتہ کے انتقال پر انجمن کے رہنماؤں کا اظہار تعزیت

انجمن فدایان مصطفیٰ عارف والا سٹی کے جنرل سیکرٹری رانا محمد اقبال کے تایا استاد اللہ دتہ کا گزشتہ دنوں انتقال ہو گیا' مرحوم کے چہلم کی تقریب سے علامہ خالد حسین فیاضی نقشبندی نے خصوصی خطاب کیا اور ثنا خوانوں نے ہدیہ نعت پیش کیا' تقریب میں انجمن کے مرکزی راہنما سید محمد ... الحسن شاہ' مقامی رہنماؤں شیخ

(بقیہ صفحہ 18)

(بقیہ خبر نامہ)

منعقدہ احتجاجی جلسوں سے انجمن کے مرکزی راہنماؤں علامہ سید صالح محمد شاہ ہاشمی، حافظ محمد اکبر جتوئی، میاں عبدالستار راحت، حافظ محمد اشرف رضا، صوفی سعید احمد چشتی، الحاج محمد تنویر خان، سید مسرور عالم قادری، میاں رب نواز خان ربانی و دیگر نے خطاب مرتے ہوئے کہا کہ اسلام دشمن عناصر آئے دن کسی نہ کسی طور پر مسلمانوں کو آزماتے رہتے ہیں کہ ان کے اندر کتنی طاقت ہے ڈنمارک میں گستاخانہ خاکوں کی دوبارہ اشاعت اس کی ایک کڑی ہے لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ متحد ہو کر اسلام دشمن عناصر کو بزور طاقت جواب دیں۔

انجمن فدایان مصطفیٰ

انجمن کا قافلہ فدایان فدایان مصطفیٰ

انجمن کے دو اصول خوف خدا عشق رسول

جو ہو نہ عشق مصطفیٰ تو زندگی فضول ہے

سیدی مرشدی یا نبی یا نبی

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان

کے ہر یونٹ کا صدر اپنے علاقہ میں

درس قرآن

کا اہتمام کریں

شعبہ نشر و اشاعت

انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان

اولیاء امت کی فکر کی وارث

جماعت اہل سنت پاکستان

تحفظ ناموس رسالت

غلبہ اسلام اور استحکام پاکستان

کے لئے

کل پاکستان

سنی کانفرنس

9 مارچ بروز اتوار

(بوقت صبح 10 بجے تا رات 2 بجے)

بمقام

راولپنڈی کرکٹ سٹیڈیم

ڈبل روڈ نزد مری روڈ نواز شریف پارک راولپنڈی

منجانب شعبہ نشر و اشاعت

انجمن فدایان مصطفی پاکستان

میلاد شریف کو ادب و احترام سے منائیں

ایک بار پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کا ماہ ربیع الاول ہمیں نصیب ہو رہا ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دلی محبت کا تقاضا ہے کہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ادب و احترام اور عقیدت سے منایا جائے۔ زیادہ سے زیادہ محافل میلاد اور نعت خوانی منعقد کی جائیں بارہ ربیع الاول کو پاک صاف اور باوضو ہو کر درود و سلام کے گجرے بکھیرتے ہوئے جلوس نکالے جائیں اور جلوس میں ناچ گانے اور بھنگڑے نہ ڈالے جائیں کیونکہ اس سے ثواب کے بجائے الٹا گناہ اور بے ادبی کے ہم مرتکب ہوتے ہیں۔ روزانہ ہر نماز اور خصوصا ربیع الاول شریف میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود و سلام کا نظرانہ پیش کریں ملک و قوم کی سلامتی کے لئے دعا کریں

اپنے والدین کے ساتھ ساتھ میری والدہ محترمہ اور میرے لئے بھی دعا کریں شکریہ

آپ کا تنظیمی ساتھی

الحاج محمد تنویر خان

صوبائی کنوئیز انجمن فدایان مصطفیٰ پاکستان صوبہ سندھ

زیرِ اہتمام انجمن فدایانِ مصطفےٰ پاکستان

جشن آمدِ رسول ﷺ کا عظیم الشان جلوس اور پروگرام مُبارک

بتاریخ انشاء اللہ تعالیٰ 21 مارچ 2008 بروز جمعۃ المبارک

لاہور
مرکزی جلوس صبح 9 بجے دفتر
انجمن سہیل پارک صدیقیہ کالونی

کراچی
بعد نماز ظہر رہائش گاہ
الحاج محمد تنویر خان بفرزون نارتھ

راہوالی
بعد نماز عشاء جامع مسجد
جتی شاہ جمال راہوالی گوجرانوالہ

خطابات

خطیبِ پاکستان حضرت علامہ مولینا سید **صالح محمد شاہ ہاشمی** صاحب
مرکزی صدر انجمن فدایان مصطفےٰ پاکستان لاہور

قائد نوجوان حضرت علامہ مولینا **حافظ محمد اکبر جتوئی** صاحب
روزنامہ جنگ لاہور
سیکرٹری جنرل انجمن فدایان مصطفےٰ پاکستان

مجاہد اہلسنت حضرت علامہ مولینا **حافظ محمد اشرف رضا قادری** صاحب
مرکزی سیکرٹری اطلاعات انجمن فدایان مصطفےٰ پاکستان راہوالی

خطابات

مقررِ نوجوان حضرت مولینا علامہ **قاری محمد اسحاق مدنی** صاحب
عارف والہ

فاضل نوجوان حضرت مولینا علامہ صاحبزادہ **لیاقت علی قادری** صاحب
قصور

مقرر شیریں لسان حضرت مولینا علامہ **رب نواز ربانی** صاحب
ملتان

منظور آباد
13 مارچ بروز جمعرات بعد نماز ظہر
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
مرکزی جامع مسجد گلزار مدینہ منظور آباد گوجرانوالہ

ملتان
14 مارچ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
کاشانہ نظامی رومیہ کالونی ملتان

رحیم یار خاں
16 مارچ بروز اتوار بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
میلاد چوک رحیم یار خاں

ملتان
17 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
محمدی جامع مسجد حفیظ نرسری نواب پور روڈ ملتان

احمد پور شرقیہ
21/20 مارچ بروز جمعرات بعد نماز ظہر تا جمعۃ المبارک
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس وعرس مبارک
جامع فیضیہ احمد پور شرقیہ حضرت علامہ منظور احمد فیضی رحمۃ اللہ علیہ

قصور
22 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
جامع مسجد ایک مینار والی بیرون کوٹ حلیم خان قصور

پاک پتن شریف
25 مارچ بروز منگل بعد نماز ظہر
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
چک نمبر 207/EB تھانہ احمد یار ضلع پاک پتن شریف

ساہیوال
25 مارچ بروز منگل بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
دربار خواجہ کمیر محمد پناہ ضلع ساہیوال

شیخوپورہ
27 مارچ بروز جمعرات بعد نماز ظہر تربیتی نشست بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ کانفرنس
غوثیہ جامع مسجد نور پورہ فاروق آباد شیخوپورہ

بہاولپور
29 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
جامع مسجد فدایان مصطفیٰ بندرہ کالونی بہاولپور

عارف والا
30 مارچ بروز اتوار بعد نماز عصر (تربیتی نشست) بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
رہائش گاہ شیخ رشید احمد وائٹ ہاؤس محمدی ٹاؤن عارف والہ

مظفر گڑھ
31 مارچ بروز سوموار بعد نماز عشاء
میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس
رہائش گاہ راؤ محمد اکمل سلیم مین روڈ رنگ پورہ مظفر گڑھ

Scanned with CamScanner